

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز پیر مورخہ 18 اپریل 2011 بمطابق 14 جمادی
الاولیٰ 1432 ہجری سہ پہر تین بجے اڑتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ O وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
وَآزِكُوا مَعَ الزَّكِيَّةِ O "أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا
تَعْقِلُونَ O وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ O الَّذِينَ يَظُنُّونَ
أَنَّهُمْ مُلْسِقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

(ترجمہ): اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ، اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ۔ اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ
دیا کرو اور (خدا کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔ (یہ) کیا (عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں
کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے تئیں فراموش کئے دیتے ہو، حالانکہ تم کتاب (خدا) بھی پڑھتے ہو۔ کیا تم
سمجھتے نہیں؟ اور (رنج و تکلیف میں) صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور بے شک نماز گراں ہے، مگر ان لوگوں
پر (گراں نہیں) جو عجز کرنے والے ہیں۔ اور جو یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے
ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ وَآخِرُ الدَّعْوَانِ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ ’کونسپنڈ آؤر‘۔

جناب عتیق الرحمان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ’کونسپنڈ آؤر‘، ’کونسپنڈ آؤر‘ کے بعد جو بھی ہے، جی۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: محترمہ نور سحر بی۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ’کونسپنڈ آؤر‘ کے بعد جی۔

* 19 - محترمہ نور سحر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ایڈمنسٹریشن نے نئی گاڑیاں خریدی ہیں اور مختلف محکمہ جات اور وزراء صاحبان میں تقسیم کی گئی ہیں:

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں جن محکمہ جات کے افسران اور وزراء صاحبان کو جو مذکورہ گاڑیاں دی گئی ہیں، ان کی حوالگی کی تفصیل فراہم کی جائے:

(ج) محکمہ کے پاس کتنی گاڑیاں خراب حالت میں ہیں اور کتنی گاڑیاں نیلامی کے منتظر ہیں، نیز خرابی کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، محکمہ انتظامیہ مختلف محکمہ جات کے افسران کو نئی گاڑیاں ٹرانسپورٹ کمیٹی رپورٹ 2005 میں منظور شدہ استحقاق کے مطابق خرید کر فراہم کرتا ہے اور اسی طرح وزراء صاحبان کو بھی ان کے استحقاق کے مطابق گاڑیاں فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران سرکاری افسران اور وزراء صاحبان کو فراہم کردہ گاڑیوں کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ج) محکمہ انتظامیہ کے پاس اس وقت کوئی گاڑی خراب حالت میں نہیں ہے جبکہ سرکاری گاڑی کی خرابی کی صورت میں مروجہ طریقہ کار اور اصولوں کے تحت اس کی مرمت وغیرہ کی جاتی ہے۔ حال ہی میں نیلامی کے منتظر تمام گاڑیوں کو چیئرمین نیلامی کمیٹی کی سربراہی میں کمیٹی میں قواعد و ضوابط کے تحت شفاف طریقے پر نیلام کر دیا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

Ms. Noor Sahar: Yes, Speaker Sahib.

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب، اس میں میرا ایک سپلیمنٹری یہ ہے کہ جو وزراء کا ہم نے پوچھا ہوا ہے، ان کی لسٹ انہوں نے فراہم نہیں کی ہے۔ افسران کی لسٹ تو فراہم کر چکے ہیں لیکن وزراء کی لسٹ اس میں موجود نہیں ہے۔ دوسرا کونسلین میرا یہ ہے کہ جو نیلامی سے انہوں نے انکار کیا ہے، ابھی بھی اسی (80) گاڑیاں موجود ہیں جو نیلامی کیلئے ہیں اور بہت سی گاڑیاں ہیں جو خراب حالت میں ہیں، ان کا ذکر انہوں نے کیوں نہیں کیا ہے؟

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: دیکھنے سے سر، دے جواب کبنے کہ مونرا اوگورو پہ سیریل نمبر 9 باندے دوئی، One unit of Toyota Corolla XLI جی University of Science & Technology Bannu جی، نوزما دیکھنے گزارش دا دے جی چہ یرہ دا خواتانومس باپی دہ نواتانومس باپی لہ چہ کوم دے دوئی خنگہ دا دغہ ور کرے دے؟ ہغوی خو پخپلہ باندے پرچیزز کوی۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: یرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ دوئی چہ اوس دا نیلامی کرے دہ، ددے دا پیسے کوم ہیڈ تہ خئی جی؟ دا آیا دیپارٹمنٹس بیا خپلو کبنے ورکوی او کہ نہ دگورنمنٹ، تریژری یو ہیڈ تہ خئی، ہغہ کوم ہیڈ تہ دا پیسے خئی جی؟

Mr. Speaker: Honourable Law Minister, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی سر۔ دا د دوئی، نور سحر بی بی چہ کوم کوئسچنز دی، دا دواہہ دگا دو متعلق دی۔ ہغہ دویم کبنے ئے دغہ ورکری دی، بلکہ پہ دیکھنے ورکری دی سیریل نمبر 31 باندے 30 units of Toyota Corolla, Provincial Ministers 12/09/2008 نو دا ئے ورکری دی، دیتیلز ئے ورکری دی۔ منسٹرز خوتول دوئی پیژنی شوک دی، شوک نہ دی؟ دا گادی

دی۔ تر شو پورے چہ د زمین خان صاحب سوال شو نو یو خو Specific knowledge د دے ما تہ نشته خو دا دوبارہ دوی د فریش کوئسچن راوری، دا بہ بنہ وی خکہ چہ دیو یو گادی دیتیل ئے اوغبنتواو یا دپیارتمنت والا ناست دی، هغوی سرہ بہ کنبینو او هلته بہ خیرہ اترہ او کرو، د دوی چہ کوم دے دا بہ ہم جی کہ فریش کوئسچن مو او کرو نو زیات بہ بنہ وی یا بہ دپیارتمنت نہ تپوس او کرو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دپیارتمنت والا نہ تپوس او کړئ، دا خو بہ یو هیڈ لاندے خی، خیر دے زہ بہ ایسار شم۔

وزیر قانون: صحیح شوہ، تھیک شوہ، بریک کنبے بہ دغہ او کړوجی، بریک کنبے بہ ئے Satisfy کرو۔

جناب سپیکر: جی تاسو بریک کنبے بیا خان بریف کړئ نو دا د دے آنریبل ممبر Guidance او کړئ جی۔ محترمہ نور سحر صاحبہ Again، سوال نمبر 12۔

* 12 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر اعلیٰ صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ انتظامیہ نے مختلف افسران اور دیگر افراد کو گاڑیاں فراہم کی ہیں:

(ب) آیا غیر سرکاری افراد کو بھی گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں:

(ج) محکمہ کے پاس کل کتنی گاڑیاں موجود ہیں، گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کن محکمہ جات کو گاڑیاں

دی گئی ہیں، گاڑیوں کے نمبر، افسر کا نام، حوالگی کی تاریخ فراہم کی جائے، نیز جن غیر سرکاری افراد کو گاڑیاں

دی گئی ہیں، انکے نام اور تاریخ حوالگی کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، محکمہ انتظامیہ نے

صرف سرکاری افراد کو گاڑیاں ٹرانسپورٹ کمیٹی رپورٹ 2005 میں منظور شدہ استحقاق کے مطابق فراہم

کی ہیں اور دیگر افراد کو محکمہ ہذا کی طرف سے کوئی گاڑی فراہم نہیں ہوتی۔

(ب) جی نہیں، غیر سرکاری افراد کو محکمہ ہذا نے کوئی گاڑی سرکاری طور پر فراہم نہیں کی ہے۔

(ج) محکمہ ہذا کے پاس اس وقت ٹرانسپورٹ کمیٹی رپورٹ 2005 میں دیئے گئے استحقاق کے مطابق

کل چتر گاڑیاں موجود ہیں۔

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مختلف محکمہ جات کو فراہم کردہ گاڑیوں کی تفصیل فراہم کی گئی۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ غیر سرکاری افراد کو محکمہ انتظامیہ کی طرف سے کوئی گاڑی سرکاری طور پر نہیں دی گئی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: ایس سر۔ سر، اسمیں ان سے ایک یہ کولسچن ہے کہ جو یہ چہتر گاڑیاں انہوں بتائی ہیں، اسمیں آیا پروٹوکول کی گاڑیاں صوبائی سیکرٹریٹ، سی ایس اور اے سی ایس کی گاڑیاں موجود ہیں یا اس کے علاوہ انہوں نے ڈیٹیل دی ہے؟ دوسرا یہ ہے کہ وہ صاحبان جو نوکری سے Terminate ہو چکے ہیں، ابھی تک ان کے پاس گاڑیاں موجود ہیں جس کی ڈیٹیل انہوں نے نہیں دی ہے اور ابھی بھی ان کی لسٹ میرے پاس موجود ہے، لمبی چوڑی لسٹ ہے۔ ان سے انہوں نے گاڑیاں واپس کیوں نہیں لی ہیں؟ اگر نہیں لی ہیں تو ان کے پاس ابھی تک گاڑیاں کس قانون کے تحت، رولز کے تحت موجود ہیں؟ تمیر اکولسچن یہ ہے کہ اے آئی جی ٹیلی کام کے پاس، سٹاف ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے پاس، لاء کے پاس، پبلک سروس کمیشن کے پاس اور ٹریفک کے پاس اپنے محکموں کی اتنی گاڑیاں موجود ہیں اور اسکے باوجود انہوں نے اتنی گاڑیاں ان کو Provide کیں کہ جس کی حد نہیں ہے۔ آیا ان کے پاس اپنی گاڑیاں اتنی موجود ہیں تو آپ لوگوں نے اتنی گاڑیاں ان کو کیوں دی ہیں؟

جناب سپیکر: نور سحر! جوسٹ آپ بتا رہی ہیں، وہ ادھر لے آئیں، ادھر پیش کریں جی۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی زمین خان۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: او دریرہ دہ دہ پے۔

جناب محمد زمین خان: دیکھنے زما گزارش دا دے چہ دوئی پہ دے خپل جواب کنبے لیکھی، پہ دے (ج) جز کنبے جی: "محکمہ ہذا کے پاس اس وقت ٹرانسپورٹ کمیٹی رپورٹ 2005 میں دیئے گئے استحقاق کے مطابق کل چہتر گاڑیاں موجود ہیں" نو دیکھنے زما گزارش دا دے چہ آیا دا چہتر گھاچی د دوئی سرہ پہ پول کنبے دی او کہ نہ دا دے کوم چہ Entitle خلق دی، دھغوی سرہ دی؟ خکہ چہ کہ فرض کرہ دا پہ پول کنبے وی خو تھیک خبرہ دہ، کہ نہ وی نو دا دوئی چہ کوم اعداد و شمار ور کرے دے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی، جی۔

جناب محمد زمین خان: نو دیکھنے خودا 30 یونٹس دوئی چہ کوم دے پہ 2008 کبے منسٹرانولہ ورکری دی او دا 33 ئے ورکری دی سیکرٹیریا نو تہ، دوارہ چہ دغہ کرو نو 66، 63 خودا صرف جو ریبری، کہ دا پول یو کرو نو پہ سوؤنوگا دی جو ریبری، نو آیا دا جواب ئے تھیک دے کہ نہ دا پہ پول کبے ولا ردی؟ دیکھنے پہ دے فرق باندے زہ پوہہ نہ شوم۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب، سپلیمنٹری سوال؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: دے (ب) جز کبے دوئی وائی: "آیا غیر سرکاری افراد کو بھی گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں؟" وائی "جی نہیں، غیر سرکاری افراد کو محکمہ ہزانے کوئی گاڑی سرکاری طور پر فراہم نہیں کی۔" دا کوم سوال چہ مخکبے تیر شو جی، پہ دیکھنے ساتھ نمبر باندے لیکے چہ Widow of late Mr. Muhammad، One unit of Toyota Corolla XLI Asif Khan۔ زہ وایمہ چہ دا Entitle ہم Widow دہ او کہ نہ؟ د دے شہ Justification د راتہ منسٹیر صاحب لبر مخے تہ کری۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, Law Minister Sahib.

وزیر قانون: مہربانی سر۔ ترخو پورے نور سحر بی بی د سوال ضمنی سوال دے نو یا خو لسٹ د مونر تہ ہم Provide کری، کہ داسے کسان وی بالکل بہ ئے تپوس کوؤ خو کوم ریکارڈ چہ ما سرہ دے، د ہغے مطابق دا چہ کوم د ترانسپورٹ کمیٹی رپورٹ 2005 دے، ہغے کبے چہ کوم Entitlements mention دی، د ہغے مطابق آفیسرز تہ ایڈمنسٹریشن د پیارٹنٹ گا دی ورکری دی۔ کہ د ہغے نہ علاوہ د دوئی پہ نالج کبے وی، بالکل راوړی او مونر بہ ئے تپوس کوؤ او Recover کوؤ بہ ئے ترے او خلق بہ ہم Penalize کوؤ کہ چا داسے کری وی۔ تر خو پورے دا خبرہ شوہ جی، دا سوال او شو چہ یرہ Mrs. of Late Asif Khan، دا جی سی ایم سیکرٹیریت کبے د دوئی سول سرونٹ وو، دی ایم جی افسرو و او During service وفات شو نو بیا چہ کوم حکومت یو دغہ ورسرہ کرے دہ، مہربانی ورسرہ کرے دہ چہ یرہ شہ وخت د پارہ د بچو د پارہ یو گا دے Provide

کریے دے خو ہغہ ہم Definitely د دغہ د لاندے کریے دے ورتہ، ہغے لہ ئے
خپل طریقہ کار جوڑ کریے دے او During service وفات شوے دے۔
جناب سپیکر: وہ لسٹ مجھے نہیں پہنچی۔

جناب محمد زمین خان: زسرا! زما د کوئسچن جواب ئے رانکرو چہ آیا دا چہتر گاڈی
پہ پول کنبے دی او کہ نہ دا۔۔۔۔۔ (تہقہ)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: دا پول والا گاڈی دی جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زہ وایمہ چہ دا مہربانی مخصوص پہ یو کس، پہ Widow
باندے شوے دہ او کہ نہ دوران سروس نور خلق چہ وفات شی نو دامہربانی د
ہغوی سرہ ہم کیدے شی جی؟ پکار دہ چہ ہغہ تولو سرہ بیا اوشی۔
جناب سپیکر: جی آزیبل منسٹر صاحب۔

Ms. Noor Sahar: Speaker Sir, Speaker Sir.

جناب سپیکر: پہلے میری رولنگ آپ پڑھ لیں، میں نے بتایا کہ مجھے لسٹ دے دیں۔

محترمہ نور سحر: سر، ایک دو دن مجھے دیں، یہ لسٹ میں Provide کر دوں گی، میں آپ کو لسٹ، میں
آپ کو لسٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو پھر فلور آف دی اسمبلی پر ایسی بات نہ کہیں جس کو آپ Logical end تک نہیں پہنچا
سکتے۔

محترمہ نور سحر: سر، 1234 گاڑی رحیم خان کے پاس ہے، ابھی تک ان سے کیوں نہیں لی ہے؟

جناب سپیکر: ہں جی؟

محترمہ نور سحر: 1234 گاڑی رحیم خان کے پاس ہے جبکہ وہ سپنڈ ہو چکا ہے۔ آٹھ، دس مینے سے ابھی
تک وہ گاڑی واپس کیوں نہیں لی گئی ہے؟ (تہقہ، تالیاں)

جناب سپیکر: جی، آزیبل لاء منسٹر صاحب۔

محترمہ گلہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، میں بھی اس سلسلے میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! پہلے سوال، پھر خیر ہے، جی بی بی۔
محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ آپ کا کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ جس طریقے سے نور سحر بی بی نے بتایا کہ ایک گاڑی جو ہے تو وہ ایک ریٹائرڈ افسر کے پاس نو دس مہینوں سے موجود ہے، (محترمہ نور سحر کن اسمبلی سے) ایسی بات ہے نا؟
محترمہ نور سحر: نہیں وہ سپنڈ، سپنڈ ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: Terminate ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: Terminate ہو چکا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو یہاں پر بہت سے ایسے آفیسرز کے نام اور ایسے بہت سے لوگوں کے نام بتا سکتی ہوں کہ جو گھروں میں بیٹھ چکے ہیں اور جن کو دس دس مہینے، بارہ بارہ مہینے ہو چکے ہیں، سال گزر گئے ہیں، نہ تو ان سے گھر واپس لیا جاتا ہے، نہ ان سے گاڑی واپس لی جاتی ہے اور نہ ہی اگر ان کو کوئی گاڑی وغیرہ دیئے جاتے ہیں جو ہمارے صوبے میں اس وقت جتنے گاڑی کی ضرورت ہے، پولیس کی ضرورت ہے لیکن جو آفیسرز چلے جاتے ہیں تو وہ اپنے ساتھ کم از کم دو دو، تین تین جو Policemen ہیں، وہ بھی رکھتے ہیں، گاڑیاں بھی رکھتے ہیں، ان کا پیٹرول بھی ان کو وہاں سے باقاعدگی سے ملتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، نور سحر بی بی کے اس سوال کو میں بہت زیادہ Appreciate بھی کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ اس کو فلور پر لاکر انہوں نے اس پورے خیبر پختونخوا کے غریب لوگوں کے ساتھ ایک انصاف کیا ہے، تو اس کو اچھے طریقے سے میرا خیال ہے کہ جواب بھی دینا چاہیے اور آزیبل منسٹر صاحب کچھ یقین دہانی کروائینگے۔ مہربانی۔

محترمہ نور سحر: سر، اس کو کمیٹی کے حوالے کریں جی۔

جناب سپیکر: ریفر، کمیٹی تہ ئے ریفر کرو؟

وزیر قانون: داسے دہ سر چہ دوئی خو اوس پہ فلور آف دی ہاؤس دا خبرہ اوکڑہ، کہ مخکبے ئے کرے وے، نو مونر بہ جی دیپارٹمنٹ سرہ کنبینو، I canvass, assure the House کہ داسے غلطو خلقو سرہ یا ہغہ خلق چہ کوم Entitle نہ دی، مونر بہ Immediately ترے Recovery کوؤ، انشاء اللہ Within days، دوئی ئے نوم بنود لے دے You should be open about it، ہاؤس کنبے واخلئی چہ یرہ بھی داسے چا سرہ وی، بالکل ہغوی نہ بہ ریکوری کوؤ۔ کہ داسے واقعی چا سرہ وی، نومونہ واخلئی، دا خو پبلک پراپرتی دہ، No body has a

right to abuse it، بالکل اخلی، پکار دہ چہ پتہ لگی چہ مونہ واپس بہ ئے ترے
اخلو، انشاء اللہ۔ (تالیاں)

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب، دیپارٹمنٹ پخپلہ ایکشن ولے نہ کولو چہ ما او وئیل
نو دوئی بہ اوس ایکشن کوی، آیا دوئی پخپلہ دا ایکشن بغیر وینا نہ نہ کوی؟
جناب سپیکر: بی بی! اب یہ جو آپ نے اتنی بڑی بات، اتنا ایٹو فلور پر لے آیا ہے تو اس کی لسٹ مجھے Kindly
provide کریں اور یہ بیلک پر اپٹی ہے، اس کا کسی طرح سے غلط استعمال نہیں ہوگا۔
محترمہ نور سحر: سر، اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کریں، میں وہاں یہ لے آؤں گی۔ سر، اس کو آپ پلیز
ریفر کر لیں، اس میں اور بھی بہت کچھ ہے سر۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں، میں آپ کو ایک بات بتاؤں، کمیٹی کے پروسیجر میں یہ ہے کہ کونسیجین پر کتنے
آپ لوگ Insist کرتے ہیں کہ کمیٹی کو بھیج دیں، کمیٹی کو بھیج دیں، جب کمیٹی کو چلا جاتا ہے تو مجھے جو
Progress آتی ہے کہ ممبر Satisfy ہو جاتا ہے، آپ ادھر Satisfy نہیں ہوتے، آپ لوگ کمیٹی میں
جا کر Satisfy ہو جاتے ہیں۔

محترمہ نگہت با سمین اور کرنی: سر، آپ نے یہ بالکل ٹھیک کہا اور یہ میں آپ سے Agree کرتی ہوں۔
اس سے پہلے بھی آپ نے کمیٹی کو کونسیجین ریفر کئے اور اسمیں چار پانچ سوال ایسے ہیں جو کہ ہماں پر میرے
محترم عباسی صاحب نے اسلئے کے متعلق کئے تھے اور جب ہم لوگوں نے اس پر انکوائری کی، جب ہماری
کمیٹی میں وہ سوال آیا تو ممبر غائب اور اس نے کہا جی Satisfied۔ جناب سپیکر صاحب، ایک سوال پر کتنے
ہی لاکھوں روپے ہمارے لگتے ہیں، آپ ان لوگوں کے سوال پھر کمیٹی کو بھیجوائیں ہی نہ دوسری دفعہ جبکہ
وہ یہ ایک دفعہ کہہ دیں کہ ہم Satisfy ہیں جناب۔

جناب سپیکر: بالکل، ابھی مجھے خود بھی یقین ہو چکا ہے کہ میری اسمبلی کا کافی خرچہ بھی ہوتا ہے، وقت بھی
ضائع ہوتا ہے تو جو رولنگ میں دے دوں، اس پر آپ بھی Satisfy ہو جائیں۔ اس کی لسٹ ہمیں دے
دیں، اس پر Proper action لیا جائے گا۔ شکریہ۔ نور سحر بی بی، Again نور سحر۔

Ms. Shazia Tehmas Khan: Speaker, Sir.

جناب سپیکر: وہ کونسیجین بس چلا گیا، بس ختم۔
محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، اس کو کونسیجین سے Related میرا بھی ایک کونسیجین ہے کیونکہ اگر اس قسم
کی ذاتیات ہونگی تو میں بھی پھر اس پر بات کروں گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک، ٹھیک۔ سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: سر بل نشنتہ زما، بس د مفتی کفایت اللہ صاحب کو ٹسچن دے۔

جناب سپیکر: نشنتہ بل د د وئی۔ مفتی کفایت اللہ صاحب سوال نمبر 27۔

* 27 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بینک آف خیبر قرضوں کا اجراء کرتا ہے تو مذکورہ بینک کے یوم آغاز سے لیکر تاحال جن افراد کو قرضے دیئے گئے ہیں، ان کی تفصیل بمعہ رقم فراہم کی جائے؛

(ب) بینک آف خیبر قرضے بھی معاف کرتا ہے تو مذکورہ بینک کے قیام سے لیکر تاحال جن افراد و اداروں کے قرضے معاف کئے گئے ہیں، اس کا میزانیہ کتنا ہے اور معاف کئے گئے افراد و اداروں کی مکمل تفصیل بمعہ نام، پتہ، قومی شناختی کارڈ نمبر، معاف شدہ رقم، قرض لینے اور معاف کرنے کی تاریخ فراہم کی جائے اور آپریشن سے متاثرہ علاقوں کی فہرست بھی الگ فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں، 31 دسمبر 2010 تک

واجب الادا رقم 21 ارب، 27 کروڑ، 20 لاکھ، 33 ہزار روپے۔

منظور شدہ قرضہ 50 ارب، 87 کروڑ، 45 لاکھ، 30 ہزار روپے۔

کل کھاتہ دار 46 ہزار 5 سو۔

بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962 کی دفعہ (1) 33A کے تحت کھاتہ داروں کی تفصیل فراہم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ مذکورہ تفصیلات کی فراہمی صرف سٹیٹ بینک کی اجازت سے ہی ممکن ہے۔ سیکشن 33A کے

مندرجات درج ذیل ہیں:

“Section 33A of the Banking Companies Ordinance specifically prohibits the bank to provide confidential information regarding their clients to other institutions unless the same is warranted to such institutions under the provisions of law being entrusted upon them.”

(ب) جی ہاں۔ اداروں کی تفصیلات فراہم کی گئیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ یہاں میں نے ان سے سوال کیا ہے کہ کیا آپ نے قرضے

معاف کرائے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ جی، تو اس کے جواب میں کوئی اظہار الحق بٹ ولد مظفر الحق بٹ

صاحب ہیں جن کو قرضہ معاف کیا ہے 445 ملین، اگر میں ٹھیک ہوں اور غلط نہیں ہوں تو یہ ساڑھے چار ارب روپے بنتا ہے۔

خاتون رکن: یہ کون ہے، یہ کون ہے؟

مفتی کفایت اللہ: اب ایک آدمی کو ساڑھے چار ارب روپے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چوالیس کروڑ، پھر بھی بڑی اماؤنٹ ہے جی۔

محترمہ نگہت باسمن اور کزئی: پھر بھی بہت بڑی اماؤنٹ ہے۔

جناب سپیکر: پھر بھی بڑی اماؤنٹ ہے۔

مفتی کفایت اللہ: بڑی چیز ہے، چوالیس، نہیں یہ 445 ملین روپیہ ہے۔ یہ 445 ملین روپے ایک آدمی کو معاف کیا گیا ہے اور کل میرا یہ جو ہے، وہ 491 ہے۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ چار لوگوں کو قرضے معاف کئے گئے ہیں اور ایک آدمی کو اتنا قرضہ معاف کیا گیا ہے کہ اس کی مونچھیں داڑھی سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔

Ms. Nighat Yasmin Orakzai: Yes.

مفتی کفایت اللہ: تو قابل احترام جناب سپیکر صاحب، ہم جو سوال کرتے ہیں، خالصتاً اصلاح کیلئے کرتے ہیں۔ مجھے وہ Criteria بتا دیا جائے کہ کب قرضہ معاف ہوتا ہے اور اتنی بڑی چھلی کو جب ہم پکڑتے ہیں تو کیا یہ قرضہ دوبارہ قومی خزانے میں واپس آسکتا ہے یا نہیں اور یہ معاف کرنے کا اختیار کس کا ہے؟ مجھے وزیر موصوف بتا دیجیئے کس کی سفارش پر معاف ہو گیا؟

محترمہ نگہت باسمن اور کزئی: اس میں ضمنی سوال ہے، جناب سپیکر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جناب سپیکر، سپلیمنٹری، سپلیمنٹری میں پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) Ji, one by one; one by one۔ عبدالاکبر خان! پہلے آپ، پھر

اسکے بعد آپ۔ جی، سپلیمنٹری۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ انچاس کروڑ روپے میں چوالیس کروڑ روپے ایک ایسے شخص کو اور ایک ایسے انسٹی ٹیوشن کو جو اس صوبے سے تعلق ہی نہیں رکھتا، جو اس صوبے میں ہے ہی نہیں (تالیاں) اور یہ چوالیس، پینتالیس کروڑ روپے ایک فرم کو معاف کئے گئے ہیں اور اناسی کروڑ روپے اس کو قرضہ دیا گیا تھا، اس میں سے چوالیس کروڑ، تو پہلے ہمیں یہ بتایا جائے کہ جو باقی پیسے ہیں، یہ وصول کئے گئے؟ جو اناسی کروڑ میں چوالیس کروڑ معاف کیا گیا ہے، اس کا مطلب ہے کہ اس نے قرضہ لیا تھا اناسی کروڑ، اناسی کروڑ کراچی کے ایک فرم کو جس کا صوبے کے ساتھ تعلق نہیں ہے، ہمیں یہ

بتایا جائے جناب سپیکر، کہ ایک تو باقی پیسے وصول کئے گئے ہیں یا نہیں؟ اور دوسرا چوالیس کروڑ روپے ایک ایسے بینک سے جو ایک، مطلب ہے Established Bank، اتنا بڑا بھی نہیں ہے، اس صوبے کے عوام کا پیسہ ہے، وہاں پر کراچی میں آپ چوالیس کروڑ روپے معاف کرتے ہیں تو اس صوبے کے عوام کا پیسہ معاف کرتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب، عبدالاکبر صاحب۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Short, short; supplementary, supplementary.

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: جی بالکل، شارٹ جناب سپیکر صاحب، بالکل۔ جناب سپیکر صاحب، اس پر تو بہت زیادہ ڈیپٹ ہونی چاہیے کیونکہ ایک غریب صوبہ ہے، بہر حال آپ کے حکم کے مطابق میں

یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ وہ کر لیں نا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں نوٹس دیتا ہوں، نوٹس دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: نوٹس دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: نہیں، میں یہ سوال، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نوٹس، بس ٹھیک ہے، بس نوٹس آگیا، اس پر ڈیپٹ ہوگی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: سر یہ تو بات ہی نہیں ہے کہ جب ہم سوال کرنے کیلئے اٹھتے ہیں تو وہ آگے سے نوٹس دے دیتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: Written notice لے آئیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر لیکن بات یہ ہے، کل تک اس کو رکھ دیں، اس کو ڈسکشن کیلئے کل رکھ دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: ہاں جی، کل اگر آپ اس کو رکھ دیتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب،

ورنہ پھر ہمارے سوالوں کا، ضمنی سوالوں کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: پہلے Written notice تو دے دیں نا۔

Ms. Nighat Yasmin Orakzai: Written-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میرا مقصد یہ ہے سرکہ یہ بہت Important case ہے اور سارے ممبران اس پر بولنا چاہتے ہیں۔

Ms. Nighat Yasmin Orakzai: Yes, Sir.

جناب سپیکر: پہلے گورنمنٹ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنٹی: سر اس میں، اس میں میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ کو پہلے سن لیتے ہیں کہ ان کی طرف سے کیا ہے؟

جناب منور خان ایڈووکیٹ: نہیں سر، میرا ضمنی کو لکھن یہ ہے سرکہ یہ بٹ صاحب کو منگوار ہے ہیں، آخر یہ بٹ صاحب ہیں کون؟ (شور)

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): اگر سپیکر صاحب، مجھے ایک منٹ کیلئے سن لیں، ارکان میرے بھائی اگر ایک منٹ کیلئے سن لیں مجھے۔ نگہت بی بی! اگر بالکل آپ ایک منٹ ہمیں سن لیں، نوٹس آگیا ہے، تفصیلی جواب انشاء اللہ بعد میں ہوگا لیکن چونکہ اس قسم کی فضاء بن گئی ہے کہ پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے؟ (مداخلت) نہ، نہ جی آپ سن لیں خیر ہے جی، پلیز پلیز، اس طرح ہے جی، یہ قرضہ جات جو ہیں، پلیز پلیز، آپ سن لیں یہ 1996 میں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پہلے بات سنیں جی، بات سنیں اس کے بعد۔

وزیر قانون: خیر ہے جی، 1996 میں یہ قرضے جاری کئے گئے تھے، 2007 میں یہ قرضے معاف ہوئے ہیں، 2007 میں یہ قرضے معاف ہوئے ہیں۔ سن لیں جی، یہ اس طرح نہیں ہے کہ یہ پراونشل گورنمنٹس کرتی ہیں۔ اگر Blame game ہم کھیلیں تو ہم تو آرام سے ایم ایم اے کے اوپر ڈال سکتے ہیں کہ یہ انہوں نے ہی کیا ہے۔ ایسا نہیں ہے، اس طرح ہے جی کہ یہ سٹیٹ بینک کے رولز ریگولیشنز ہیں، اس کا اپنا Criteria ہوتا ہے، اس Criteria کے اندر اگر کوئی Fit ہوتا ہے، کوئی Loan صرف Write off ہوتا ہے، سٹیٹ بینک کرتا ہے اور بڑے ہائی لیول پر ہوتا ہے لیکن پھر بھی مطلب یہ ہے کہ چونکہ ابھی نوٹس آگیا ہے، صرف ہاؤس کی تسلی کیلئے کہ یہ ہمارے دور سے پہلے کی چیز ہے اور یہ سٹیٹ بینک آف پاکستان نے کیا ہے اور یہ نہیں ہوتا کہ ایم ڈی خیبر بینک جو ہے کسی کو آرام سے معاف کر دیں، This is not possible

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ کل اس پر بات ہوگی، کل اس پر بات ہوگی، بس ابھی تو یہ لاء منسٹر صاحب نے جواب دے دیا کہ کس Year کا قرضہ تھا اور کب معاف ہوا ہے؟
وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میان صاحب! بس خبرہ کلیئر شوہ، دا ارشد عبداللہ صاحب کلیئر کرہ۔

وزیر اطلاعات: ہم دہغہ پہ حمایت کنبے خبرہ ما کولہ، د ڊیٹونو پہ حساب خوزہ خبرہ نہ کوم خودا چہ تاسود سحر د پارہ کرہ دے نو بنہ مو او کرل، ما خو وئیل کہ ختموئی ئے۔

جناب سپیکر: نہ، نہ۔

وزیر اطلاعات: نو چونکہ د صوبے یو خبرہ، مسئلہ دہ، صفا کول ضرور غواہی۔
جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔

وزیر اطلاعات: مطلب دا دے چہ سر ئے معلوم شی۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔ مفتی کفایت اللہ صاحب Again۔ سوال نمبر 29، مفتی صاحب، سوال نمبر 29۔

* 29 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بینک آف خیبر میں اعلیٰ عہدوں پر دیگر بینکوں سے گولڈن ہینڈ شیک لیکر فارغ یار یٹارڈ ملازمین کو ضرورت کے تحت کنٹریکٹ پر تعینات کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بینک آف خیبر میں یوم آغاز سے لیکر تا حال جن افراد کو کنٹریکٹ پر تعینات کیا گیا ہے، انکی مکمل تفصیل بمعہ بینک جن سے فارغ ہوئے، مدت ملازمت از آغاز تا انجام اور تنخواہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری پکنبے شتہ جی؟

مفتی کفایت اللہ: او جی، سپلیمنٹری نہ، پہ دیکھنے خوزما ژرا دہ جی (تہمہ) دا
 او گورئ جی، یو سرے دے، دے تنخواہ اخلی 5 لاکھ 34 ہزار، بل سرے دے
 جی، ہغہ تنخواہ اخلی 5 لاکھ 13 ہزار۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: سر، میں توجا رہی ہوں۔

مفتی کفایت اللہ: سید احمد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا نومونہ ئے ہم لہراخلہ، دا کوم خائے کبے دی جی؟

مفتی کفایت اللہ: دا پیج نمبر تاسو اول او گورئ جی، برہ جناب بشیر احمد صاحب
 دے، بنکتہ پہ پانچ نمبر باندے دے سید احمد اقبال اشرف، 5 لاکھ 34 ہزار 600
 روپی اور پہ چھ نمبر باندے، بلال مصطفیٰ صاحب ریتائرڈ شو، دے بیاراغلو نو
 5 لاکھ 13 ہزار او ڍیر د کمال خبرہ دا دہ جی، تاسو او گورئ پہ بلہ صفحہ
 باندے جناب میر جاوید حشمت، د دہ تعلیمی قابلیت دے بی ایس سی
 انجینئرنگ (مکینیکل)، دے دوہ ځلہ مونہرہ Hire کرے دے جی، اول ځل چہ
 مونہرہ دے Hire کرو نو دہ لہ مونہرہ تنخواہ ور کولہ 43 ہزار 3 سو 15 روپی او دویم
 ځل چہ مونہرہ دے Hire کرو، بیا د دہ تنخواہ شولہ 3 لاکھ 9 ہزار روپی، د دے
 دوارو تنخواگانو پہ مینخ کبے فرق دے، 2 لاکھ 56 ہزار روپی، اوس د دہ پہ
 ہغہ کوالیفیکیشن کبے فرق نہ دے راغلی، دے اول بی ایس سی انجینئرنگ
 (مکینیکل) وو، بیا ہم بی ایس سی انجینئرنگ (مکینیکل) دے، حاضر سروس
 سرے دے جی۔ اوس زہ دا تپوس کومہ، اچانک دومرہ غت استعداد کبے
 خومرہ اضافہ راغلی چہ د 43 ہزار نہ داسرے لار 3 لاکھ 9 ہزار روپی تہ، بینک
 ہم پہ قرضو کبے دے جی او د دوی کاروبار ہم تھیک نہ دے، صوبہ ہم داسے
 حال کبے دہ، دا دومرہ خیانت خو مونہرہ نہ شو برداشت کولے جی۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: ضمنی سوال جناب۔۔۔۔۔

حافظ اختر علی: ضمنی سوال دے، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Ji, one by one; Hafiz Akhtar Ali Sahib.

حافظ اختر علی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ دا یقیناً د خوش عیشتی بلکہ د عیاشی
 کومہ مظاہرہ چہ بنکاری نو د جناب وزیر صاحب نہ دا سوال کومہ چہ آیا زمونہرہ

صوبہ یوہ غریبہ او مقروض صوبہ دہ او کہ نہ زمونہ صوبہ انتہائی خوشحال او متمول، خنگہ چہ د تنخواہ گمانو نہ معلومہ دہ نو دا د لہ مونہر۔ تہ Explain کری۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔ سوال تش و ایی جی، سوال، تقریر بہ یو ہم نہ کوئی، صرف سوال جی، سپلیمنٹری سوال۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب، یہاں پر یہ بتایا گیا کہ 350 لیٹر پٹرول جو ہے، وہ ایک شخص کو دیا جاتا ہے لیکن سال کا نہیں بتایا کہ سال کا ٹوٹل جو ہے وہ کتنا، پیسے کتنے دیئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی آریبل لاء منسٹر صاحب، یو منٹ جی، تاسو۔ جی نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: تو اس میں یہ ہے کہ ان میں ایک کی بھی نہیں بتائی ہے۔

جناب سپیکر: جی آریبل لاء منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر! زما ہم یو سوال دے۔

جناب سپیکر: بس جی، درے او شو جی۔ جی آریبل لاء منسٹر صاحب۔

ہیر سٹرار شد عبداللہ (وزیر قانون): اس طرح ہے جی کہ یہ کوئی یعنی گورنمنٹ کا کوئی اس قسم کا ادارہ نہیں ہے، یہ تو بینک ہے اور بینک جو ہے جی، بینک کے پریزیڈنٹ لے لیں، ان کے چیف ایگزیکٹو دیکھ لیں،

آپ پورے ملک کے لیول پر دیکھ لیں تو ان کی تنخواہیں ملین میں ہیں، Minimum one million،

two millions, three millions Range میں جو ہیں، یہ جو Top brass ہوتے ہیں

بینک کے، پورے ملک پاکستان میں، باہر کی بات میں نہیں کرتا، باہر تو پھر Millions of dollars

bonuses ہوتی ہیں سالانہ ان کی، تو یہ کوئی مطلب، یہ ادارہ آپ کا چلا رہا ہے اور یہ جن بندوں کی طرف

اشارہ کیا گیا ہے، سید اقبال احمد اشرف صاحب اور بلال مصطفیٰ صاحب بینکنگ ڈائریکٹر لیول کے لوگ ہیں

اور وہی ایک بینکنگ ڈائریکٹر ہوتا ہے، تو مارکیٹ کے حساب سے دیکھ لیں تو تقریباً مارکیٹ کے لحاظ سے کافی

تھوڑی تنخواہیں ہیں۔ جاوید حشمت صاحب کی بات کی گئی ہے، یہ گولڈن ہینڈ شیک انہوں نے لیا ہے جی

IDBP سے، یہ وہاں کے Ex employees ہیں، 2002-03 میں، ابھی 2009 میں جو ہے ان کو

Hire کیا گیا لیکن ان کا بھی بے تماشہ Experience ہے، اس کے دوران بھی انہوں نے بہت سی جگہوں

پر کام کیا ہوا ہے اور اس وقت بینک کو بڑے اچھے طریقے سے Manage کر رہے ہیں۔ پچھلے سوالوں میں

میں نے ہاؤس کو انفارمیشن بھی دی تھی کہ ہمارے Assets جو ہیں، وہ بڑھ رہے ہیں، ہماری Share holdings بڑھ رہی ہیں، ہماری Share values بڑھ رہی ہیں، اس وقت جس وقت سٹارٹ ہوا تھا بینک اور ابھی آپ حیران ہو جائینگے کہ اس کو، یعنی 1500, 600 times اس کی Worth بڑھی ہے، تو اس قسم کے لوگ جو ہیں، اچھے بیخبر یا اچھے بیجنگ ڈائریکٹرز جو ہیں، وہ کوئی لاکھ، ڈیڑھ لاکھ پر نہیں آتے جی، یہ اس قسم کی کوئی چھوٹی موٹی آرگنائزیشن نہیں ہے، بینک چلانے کا جو job ہے، It's very technical job۔

جناب سپیکر: جی، یہ۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: میں نے جو سوال کیا تھا جی، سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ جی، یہ جو مفتی صاحب پوچھ رہے ہیں کہ ہم نے 43 ہزار پر اس کو Hire کیا تھا، آپ لوگوں نے تین، سو تین لاکھ پر کیوں لے گیا؟

مفتی کفایت اللہ: ہاں، اور دوسری بات یہ ہے، یہی کوا لیٹیکیشن اس بینک کے اندر موجود ہے، بی ایس سی انجینئرنگ (کمینیٹل)۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پہلے بھی اسی بینک کا Employee تھا؟

مفتی کفایت اللہ: یہ لوگ یہاں موجود ہیں تو باہر سے کیوں لاتے ہو، ان کو پرو موٹ کیوں نہیں کرتے؟

جناب سپیکر: نہیں، جس کی آپ بات کر رہے ہیں، یہ پہلے بھی اس بینک میں Employee تھے؟

مفتی کفایت اللہ: پہلے پہلے جس کی تنخواہ تھی ہمارے پاس 43 ہزار، جب دوبارہ ہم لے آئے تو میں سوچ رہا تھا کہ اس کی کوا لیٹیکیشن بڑھ گئی ہے، کوا لیٹیکیشن وہی ہے، بی ایس سی انجینئرنگ (کمینیٹل) ہے لیکن دوبارہ ہم نے لیا ان کو تین لاکھ پر، مستقل لے لیا ہے۔ پھر یہی کوا لیٹیکیشن ہمارے پاس موجود ہے، بینک کے اندر ان لوگوں کو پرو موٹ کیوں نہیں کیا جاتا اور باہر سے لوگ کیوں Hire کئے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی آزیبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جی جی، سوال ان کا یہ تھا کہ گولڈن ہینڈ شیک جن لوگوں نے لیا ہے یا کنٹریکٹ کے اوپر دوسرے بینک سے آئے ہیں، ریٹائرمنٹ کے بعد تو یہ IDBP کے وقت کی تنخواہیں ہیں، یہ سرکاری بینک تھا اس وقت IDBP، بلکہ RDFC میں بھی یہ رہ چکے ہیں اور یہ اس وقت کی تنخواہیں ہیں۔ اس حوالے سے گورنمنٹ کے سکریٹری، اس کے بعد اب تک پرائیویٹ سیکٹر اور پبلک دونوں کی تنخواہیں جو ہیں،

بڑھی ہیں اور بڑی Magnitude کے ساتھ بڑھی ہیں پلس Devaluation بھی ہوئی ہے تو اس وقت کے پچاس ہزار روپے آج کل کے تین لاکھ روپے کم از کم بننے ہونگے جی، تو آپ ڈالر سے ملائیں، اس کو سونے سے ملائیں تو یہ دو تین بندے ہی ہوتے ہیں بینک میں جو بینک کو چلا رہے ہیں اور بڑا اچھا Manage کر رہے ہیں، میرے خیال سے یہ تنخواہیں کچھ بھی نہیں ہیں It's just peanut as compared to other banks

Mr. Muhammad Zamin Khan: Supplementary question, ji.

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، وزیر صاحب نے مزگائی پر بات کی۔
جناب سپیکر: ہں؟

مفتی کفایت اللہ: وزیر صاحب کو پہ مہنگائی باندے اووئیل نو د 47 ہزار او د 3 لاکھ 9 ہزار دا شرح مہنگائی دہ جی؟ داسے وینا بہ مناسب نہ وی چہ بھی دیکھنے یو خل تحقیق او کرو، لہ بہ دے باندے او گورو بیا بہ خبرہ او کرو۔ لکہ یو خائے 3 لاکھ 9 ہزار دہ او ہغہ سرے Same qualification باندے راخی او ہغہ 47 ہزار مخکبے اخلی۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدات)}: سپیکر صاحب! اس میں اگر مجھے اجازت دیں تو مفتی صاحب! جو کوالیفیکیشن کی آپ بات کرتے رہے ہیں، اس کے ساتھ Experience ان کا شامل ہوا ہے۔ اس نے پورے IDBP میں Job کیا ہے۔ دیکھیں 2002 سے پھر 2009 میں آیا ہے، سات سال اسکا Experience ہو گیا تھا۔

جناب سپیکر: یہ اصل میں اللہ میاں نے ایک Asset دیا ہے خیبر بینک، اس پر تو بھڑاس سب نے نکالنا ہی ہے نا، (تہقہ) ہم آپ کی اس پہ بریک میں بات ڈسکس ہوگی جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نہ بس اوس خو خبرہ ختمہ شوہ جی، دا بریک کبے بہ تاسو تول کبیبئی، دا بینک والا ہم کبیبئی او لاء منسٹر صاحب بہ درسہ کبیبئی، ہغلتنہ بہ ئے ڈسکس کوؤ۔ Mufti Kifayatullah Sahib, next Question

مفتی کفایت اللہ: شکر یہ جناب سپیکر۔ یہ سوال نمبر ہے 25، 25 جی، Two five۔

Mr. Speaker: Two five.

* 25 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) دیگر بینکوں کی طرح بینک آف خیبر کو چلانے کیلئے میجمنٹ (سٹاف) ضرورت کے مطابق موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2008 سے لیکر 2010 تک مذکورہ بینک میں میجمنٹ کی تعداد، انکی تعلیمی قابلیت، تنخواہ، ٹی اے اور ڈی اے کی مدت میں ملنے والی رقوم اور دیگر سہولیات و مراعات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، فی الوقت میجمنٹ سٹاف ضرورت کے مطابق موجود ہے لیکن میجمنٹ سٹاف کی ریٹائرمنٹ یا بینک کی نئی شاخوں کے قیام میں آنے کی صورت میں نئی انتظامیہ کو سٹاف کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔

(ب) بینک آف خیبر کے سال 2008 تا 2010 کل سینئر ایگزیکٹو: 51

تعلیمی قابلیت: کم از کم بی اے زیادہ سے زیادہ پوسٹ گریجویٹ بمعہ سی اے۔

کل ماہانہ تنخواہ: 85 لاکھ 71 ہزار 122 روپے۔

ماہانہ پٹرول سیلنگ (لٹر): کم از کم 350 زیادہ سے زیادہ 500۔

2008 میں لیے گئے ٹی اے / ڈی اے الاؤنسز کی تفصیل: 8 لاکھ 92 ہزار 2 سو 90 روپے۔

2009 میں لیے گئے ٹی اے / ڈی اے الاؤنسز کی تفصیل: 22 لاکھ 92 ہزار 2 سو 90 روپے۔

2010 میں لیے گئے ٹی اے / ڈی اے الاؤنسز کی تفصیل: 34 لاکھ 97 ہزار 1 سو 54 روپے۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنٹی: سرویسے جیسے کھلاڑیوں کو جو ہے تو وہ جب کھیلتے ہیں تو ان کو پھر کسی بینک کے ساتھ منسلک کر دیا جاتا ہے تو تمام ارکان اسمبلی کو بھی بینک آف خیبر کے ساتھ کر دیا جائے تاکہ ہمیں بھی اتنی تنخواہیں تو ملیں نا۔ (مہتممہ)

مفتی کفایت اللہ: اس سوال جز (ب) میں میں نے پوچھا ہے جی، "سال 2008 سے لیکر 2010 تک مذکورہ بینک میں میجمنٹ کی تعداد، انکی تعلیمی قابلیت، تنخواہ، ٹی اے اور ڈی اے کی مدت میں ملنے والی رقوم اور دیگر سہولیات و مراعات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟" انہوں نے میرے سوال سے بھاگنے کی کوشش کی ہے جی۔ انہوں نے آدمیوں کے نام بھی نہیں دیئے ہیں اور ان کی الگ الگ مجھے تعلیمی قابلیت

چاہیے تھی، وہ بھی نہیں دی، الگ الگ تنخواہ چاہیے تھی، وہ بھی نہیں دی، ٹی اے / ڈی اے الگ، الگ چاہیے تھا، مجھے نہیں معلوم یہ کیوں ان پر پردہ ڈال رہے ہیں؟
محترمہ نور سحر بی بی: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر، معلوم نہیں کہ انکی Priority کیا ہوتی ہے اور Priority کس شعبے کی وجہ سے زیادہ دیتے ہیں، ان کی Percentages بتائیں تاکہ Priority ان کی کیا ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: کس چیز کی Priority؟

محترمہ نور سحر: سر کو الینٹیشن کی، کو الینٹیشن۔

جناب سپیکر: جی آئرٹیل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: Priority تو ہماری آپ لوگ ہی ہیں۔ اس طرح ہے جی کہ آپ نے مینجمنٹ سٹاف سے متعلق بات کی ہے اور Overall آپ کے پاس سے ایک فکر آگیا ہے، ڈیٹیل بینک کے ہمارے آفیسرز کی اور بالکل آپ کو جو ہے نابریک میں ہم مکمل طور پر Satisfy کر دیں گے۔ اب آپ کو ہم بٹھاتے ہیں اپنے ساتھ اور انشاء اللہ (تمہ) یہ مکمل تفصیلات آپ کو دے دیں گے جی۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، میں اگر یہ کہوں کہ دس آدمیوں کے الگ الگ نام دو اور ان کی تنخواہیں دو اور یہ کہہ دیں کہ دس آدمیوں کے نام نہیں دیتے، مجموعی تنخواہ بتا دیتے ہیں، مجھے اطمینان تو نہیں ہو گا ناجی، تو اگر یہ مان لیں، موڈ اچھا ہے، موڈ اچھا ہے ان کا۔۔۔۔

وزیر قانون: ہم آپ کو بریک میں Provide کریں گے اور اگر آپ نہیں Satisfied تو You can keep it pending، ہم آپ کو وہ کر دیں گے، We will provide you۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سر، اس میں منسٹر صاحب بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھ کر Decide کریں گے۔ اب کونسی چیز کا مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ سارے اسمبلی والوں کو پتہ چلے، اگر ایک مفتی صاحب اور یہ ہی اکٹھے بیٹھ جائیں اور آپس میں Decide کر لیں تو پھر تو کوئی مسئلہ حل نہیں ہوا نا سر، (تالیاں) ہمیں چاہیے سر کہ ساری اسمبلی کو ایک چیز Provide کی جائے اور اس کو پتہ لگ جائے۔

وزیر قانون: صحیح دہ جی، ٹھیک ہے، اس کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصل میں جو Concerned Minister ہیں، وہ ہیں نہیں (مقدمہ) یہ پر ایسا بوجھ اٹھائے

پھر رہا ہے تو۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: ہس جی؟

وزیر قانون: نہ دوئی، دوئی۔۔۔۔۔

محترمہ گھت باسمین اور کرنی: ٹھیک ہے نام بینڈنگ رکھیں نا۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے بینڈنگ کریں، ہم مکمل تفصیلات لے آئیگی جی۔

Mr. Speaker: Okay. This is kept pending; this is kept pending.

محترمہ گھت باسمین اور کرنی: یہ کچھ نہ کچھ لیں گے بینک آف خیبر سے۔

Mr. Speaker: Mufti Kifayatullah Sahib, again, Question No. 26.

* 26 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ کو وفاقی حکومت سے کتنی گرانٹ ملی ہے، نیز مذکورہ گرانٹ کن کن سکیموں کیلئے مختص کی گئی ہے، چیدہ چیدہ سکیموں کے نام بتائے جائیں؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): وفاقی حکومت سے صوبہ خیبر پختونخوا کو بذریعہ محکمہ خزانہ مالی سال 2008-09 میں 18,854,354 ملین روپے اور مالی سال 2009-10 میں 32,012.516 ملین روپے بطور گرانٹ ملے ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

سال 2008-09	سال 2009-10	
13,183,310	15,207,407	1- این ایف سی ایوارڈ کے تحت مالی اعانت Special Grant/ Subvention under NFC Award
1,696,751	11,506,681	2- غیر ترقیاتی اخراجات کیلئے گرانٹ
3,974,293	5,298,428	3- ترقیاتی اخراجات یعنی PSDP اور پیپلز ورکس پروگرام کیلئے گرانٹ جو کہ ہماری بجٹ کتابوں کا حصہ ہے۔
18,854,354	32,012.516	کل میزان

یہاں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ این ایف سی ایوارڈ کے تحت ملنے والی گرانٹ کی رقم Provincial Consolidated Fund کا حصہ بن جاتی ہے جو صوبائی اخراجات کو پورا کرنے کیلئے صوبائی بجٹ میں

مختلف مدوں میں تقسیم کی جاتی ہے اور کوئی بھی گرانٹ کسی خاص مد میں خرچ کرنے کیلئے مختص نہیں کی جاتی، البتہ یہ گرانٹ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات پر منظور شدہ بجٹ کے مطابق خرچ کی جاتی ہے۔ چونکہ مذکورہ گرانٹ کسی خاص سکیم پر خرچ نہیں ہوتی اسلئے اس ضمن میں چیدہ چیدہ سکیموں کے نام دینا ممکن نہیں، تاہم مذکورہ سالوں کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) میں تمام سکیمیں درج ہیں۔ پی ڈبلیو پی، پی ایس ڈی پی اور غیر ترقیاتی اخراجات کیلئے گرانٹ کی تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: اس پر سپلیمنٹری یہ ہے کہ انہوں نے ماشاء اللہ بہت اطمینان سے جواب دیا ہے جی اور تفصیل سے جواب دیا ہے، میں نے پڑھا ہے جی، میں مطمئن ہوں اس پر۔

جناب سپیکر: شکریہ، تھینک یو۔ (تالیاں / تمقہ) مفتی کفایت اللہ صاحب، Again۔

مفتی کفایت اللہ: جہاں میں مطمئن ہوتا ہوں، وہاں پر مطمئن ہونے دیجئے۔ (تمقہ)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، د مفتی صاحب او دنگہت رابطہ پیرہ پخہ دہ، دوئی پہ اندرستیندنگ باندے پہ یوبل خفہ کیبری۔

(تمقہ)

مفتی کفایت اللہ: مونز درے وارہ یوجی۔

(تمقہ)

Mr. Speaker: Ji, Mufti Kifayatullah Sahib, Question No. 21.

* 21 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

- (الف) آیا سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے گروپ انشورنس کی کٹوتی کی جاتی ہے؛
- (ب) آیا صوبائی گورنمنٹ ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر انشورنس کے قواعد و ضوابط کے مطابق اصل رقم بمعہ منافع واپس نہیں کرتی جبکہ باقی انشورنس سکیمیں اختتام ہونے پر بمعہ منافع رقم واپس کی جاتی ہے؛
- (ج) آیا عمومی طور پر حادثات وغیرہ پر رقم کی ادائیگی کی وجہ سے رقم سے کٹوتی زیادہ کی جاتی ہے؛
- (د) مذکورہ فاضل رقم کو کہاں اور کس طرح رکھا جاتا ہے، سال 2005 سے 2009 تک کی فاضل رقم کی تفصیل ایئر وارڈ فراہم کی جائے؛

(ه) آیا کوئی ایسا طریقہ کار زیر غور لایا جاسکتا ہے کہ مذکورہ رقم بمعہ منافع ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے موقع پر مل سکے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) صوبائی حکومت کے ملازمین کو دی جانی والی سکیم گروپ ٹرم انشورنس ہے۔ ٹرم انشورنس کے تحت آنے والی سکیموں پر دنیا کے کسی بھی ملک میں Mature ہونے پر اصل بمعہ منافع ادا نہیں کیا جاتا کیونکہ اس سکیم کے تحت نہایت ہی کم پریمیم کے عوض بھاری رقم Claim کی صورت میں ادا کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر سکیل 1 تا 4 کے ملازمین سے ماہانہ کٹوتی مبلغ -/44 روپے کی جاتی ہے جبکہ ناگمانی موت کی صورت میں مرحوم کے ورثاء کو مبلغ -/150,000 روپے کی ادائیگی کی جاتی ہے، جبکہ ایسی سکیم جس میں Maturity پر ملازمین کو ادائیگی کی سہولت میسر کی جائے تو ایسی -/150,000 روپے کی رقم کیلئے ملازمین سے ماہانہ مبلغ -/700 روپے کی کٹوتی بیس سال کے عرصے کیلئے کرنا پڑے گی جو کہ ان پر ایک اضافی بوجھ ہوگا۔ موجودہ سکیم کے تحت جہاں ناگمانی موت کی صورت میں ادائیگی کی جاتی ہے، وہی پر ملازمین کو معذوری پر ادائیگی کی شرط بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی سرکاری ملازم ریٹائر ہو جائے تو بغیر کسی ماہانہ کٹوتی کے پانچ سال تک مفت انشورنس کی سہولت دی جاتی ہے۔ واضح رہے کہ گروپ انشورنس کا مقصد ہی گروپ ہی قلیل شراکت سے موت کا شکار ہونے والوں کا فائدہ ہے۔

(ج) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے۔

(د) ہر تین سال بعد گورنمنٹ سے گروپ انشورنس کی مد میں موصول رقم اور Claim کی شکل میں مرحومین کے ورثاء کو ادا شدہ رقم کا حساب کیا جاتا ہے۔ اگر پریمیم کی مد میں موصول رقم ادا شدہ رقم سے زیادہ ہو تو فاضل رقم موجود ہوتی ہے، بصورت دیگر نہیں۔ فاضل رقم موجود ہونے کی شکل میں یہ رقم صوبائی حکومت کو واپس کر دی جاتی ہے۔ سال 2005 سے 2009 تک کی فاضل رقم کا حساب ابھی تک نہیں لگایا جاسکا، چونکہ معاہدے کے تحت یہ ضروری ہے کہ ادارہ کو صوبائی ملازمین کی درست تعداد فراہم کی جائے جو کہ ابھی تک فراہم نہیں کی جاسکی اور یہ ضروری بھی نہیں کہ سال 2005 سے 2009 تک فاضل رقم بن جائے۔

(ه) معاہدہ کے تحت ہر تین سال بعد اگر کوئی فاضل رقم بنتی ہو تو وہ صوبائی حکومت کو ادا کر دی جاتی ہے۔ صوبائی حکومت اس رقم کو ویلفیئر بورڈ جو کہ ملازمین کی فلاح و بہبود کا ادارہ ہے، کی مد میں جمع کر دیتی ہے۔ صوبائی ویلفیئر بورڈ اس رقم کو سرکاری ملازمین کو مالی امداد اور فلاح و بہبود کے پروگراموں پر استعمال کرتی ہے۔

Mr. Speaker: Any Supplementary?

مفتی کفایت اللہ: پہ دیکھنے جی یو سوال دے، تاسو جی داجز (ج) اوگوری: "مذکورہ فاضل رقم کو کہاں اور کس طرح رکھا جاتا ہے، سال 2005 سے 2009 تک فاضل رقم کی تفصیل ایروائز فراہم کی جائے؟" دا د ملازمینو پیسے دی جی، انہوں نے جواب دیا ہے جی کہ سال 2005 سے 2009 تک کی فاضل رقم کا حساب ابھی تک نہیں لگایا جاسکا۔ سپیکر صاحب، انہوں نے جواب دیا ہے کہ 2005 سے 2009 تک کی فاضل رقم کا حساب ابھی تک نہیں لگایا جاسکا۔
جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: یہ جی جواب جو (د) ہے، (د) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے ابھی تک حساب نہیں لگایا۔ سپیکر صاحب، ہماری توجہ تو ضروری ہوتی ہے، آپ کی توجہ بہت زیادہ ضروری ہوتی ہے۔
جناب سپیکر: اب بس۔۔۔۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، عبدالاکبر خان صاحب کے اعزاز میں کہ انہوں نے Submit کیا ہے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بعض چیزیں ضروری ہوتی ہیں، وہ کرنا پڑتی ہیں۔ جی مفتی صاحب کا تو پورا سیشن ہے۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں نہیں، اگر میں درمیان میں کچھ۔۔۔۔
جناب سپیکر: یہ ہر ایک کی اپنی اپنی Activity ہوتی ہے، آپ اپنی Activity سے غرض رکھیں۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اس مطلب ہے کہ ہم شروع کریں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں جس اہم چیز کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ سوال کے (د) کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ ہم نے سال 2005 سے 2009 تک انشورنس کی جو فاضل رقم ہے، اس کا ابھی تک حساب ہی نہیں لگایا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ یہ محکمہ کیا کرتا ہے جو ابھی تک انہوں حساب نہیں لگایا، تو یہ حساب لگائے اور ہمیں بتائے کہ فاضل رقم کتنی ہے اور کہاں رکھی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: آنریبل لائسنٹر صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: لائسنٹر، کیا اس کے وزیر موجود نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: ہاں۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): داد ایڈمنسٹریشن سوال دے، بالکل جی، داد چیف منسٹر صاحب دغہ دے۔ داسے دہ سرچہ دا سوال دوئی تھیک اوچت کرے دے، جواب واقعی چہ ڀیر بے کارہ جواب ور کرے شوے دے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بس دے ہغہ ہم سترے شو کنہ چہ زہ بہ خومرہ صفا کوم، میں کس حد تک صفائی کرونگا جی۔

وزیر قانون: داسے دہ جی، ما سحر، نہ جی د دوئی د انفارمیشن د پارہ، سحر جی سیکرٹری ایڈمنسٹریشن صاحب او د ہغوی پورہ مکمل ورسرہ ایڈیشنل سیکرٹریز، دا ٲول راغلی وواو پہ دے باندے ورتہ ما او وئیل، یرہ ما وئیل، د خپل Displeasure اظہار مے ورتہ او کپو چہ یرہ ما وئیل دا خہ زیاتے دے 2005 نہ مطلب دا دے تراوسہ پورے تاسو خپل ایمپلائز نہ دی شمارلی خو بھر حال بدقسمتی دہ او پہ 2005 کنبے تاسو ہم وایئ خیر دے، نو داسے دہ چہ اوس دا بینوولنٹ فنڈ والا چہ کوم دے، د دے د پارہ From the last six months ہغوی پرے کار شروع کرے دے او چہ کوم دا پشاو ایریا شوہ یا Big cities شو، د دے ڀیتا ئے Collect کرے دہ، دیو شو ڀو ویز نو پاتے دہ، راروانہ دہ انشاء اللہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: This Question is kept pending for a week time.

پہ دے Week کنبے دا ڀیتا چہ ٲو ٲل دلنہ را اورسی جی، تھینک یو۔ سکندر عرفان، آنریبل ایم پی اے صاحب، شکریہ آپ کی تھوڑی لب کشتائی ہوئی۔ جی، سوال نمبر 145۔

* 145 _ جناب سکندر عرفان: کیا وزیر برائے سماجی بہبود ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ IDPs کی رجسٹریشن کیلئے مختلف اداروں کی جانب سے ٹرانسپورٹ کی مد میں فنڈز فراہم کئے گئے تھے، آیا مذکورہ ٹھیکہ مروجہ قانون کے تحت دیا گیا تھا؛
(ب) ٹرانسپورٹ کا ٹھیکہ کس قانون کے تحت دیا گیا تھا؛

(ج) ٹھیکیدار کو رقم کی ادائیگی کس طریقہ کار کے تحت کی گئی تھی، ٹھیکیدار کا نام، کل رقم، ادا شدہ رقم اور جاری شدہ چیکس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مروجہ قانون بمعہ اخباری اشتہار کی کاپیاں فراہم کی جائیں؟
محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود): (الف) جی ہاں، تاہم یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ IDPs کی رجسٹریشن کیلئے مختلف اداروں نے نہیں بلکہ صرف اقوام متحدہ کے ادارے برائے مہاجرین، UNHCR نے ٹرانسپورٹ کی مد میں فنڈز فراہم کئے تھے۔ ٹرانسپورٹ کا ٹھیکہ اسی ادارے کے مروجہ قانون کے تحت دیا گیا تھا۔

(ب) ٹرانسپورٹ کا ٹھیکہ UNHCR کے Procurement Guidelines کے مطابق دیا گیا تھا۔
(ج) ٹھیکیدار کو رقم کی ادائیگی بذریعہ کراس چیک کی گئی تھی۔ ٹرانسپورٹ فراہم کرنے والے ادارے کا نام اشرفیہ رینٹ اے کار ہے جسکو مختلف تاریخوں پر بذریعہ کراس چیک مجموعی طور پر 7,407,535 روپے کی رقم ادا کی گئی۔ جاری شدہ چیکس کی تفصیل اور مروجہ قانون کی کاپی فراہم کی گئی۔ تاہم UNHCR کے Procurement Guidelines کے تحت اشتہار درکار نہیں تھا۔

Mr. Speaker: Ji, any Supplementary?

جناب سکندر عرفان: جی سر۔ سپیکر صاحب، پہ دیکھنے دوئی لیکلی دی چہ دا اشرفیہ رینٹ اے کار، د دے نہ خہ ایڈریس شتہ، نہ ئے خہ پتہ شتہ، بل دا دہ چہ دوئی وائی چہ دے تہ د دغہ ضرورت نہ وو د اشتہار او د UNHCR د Procurement Guidelines مطابق دوئی چہ کومے پیسے ورکری دی، دا تقریباً ستر لاکھ روپو نہ سیوا دی او UNHCR گائیڈ لائنز وائی جی چہ د بیس ہزار ڈالر نہ کلہ پیسے سیوا شی نو بیا د دے د پارہ ہغہ پری کوالیفائیڈ ایجنسیز دی، ہغوی د دے د پارہ دغہ کوی او کہ فرض کرہ دا سے خہ خبرہ وی نو پہ دے گائیڈ لائنز کبے آخرے دغہ چہ:

The Procurement Manager must document any anomalies or deviations from the policy or procedures in a purchase with a signed explanatory ‘note to the file’ full supporting documentation will answer any question that an auditor or external examiner may raise.

نو داسے ہیخ قسمہ خہ خبرہ نشتہ پکبے ----

جناب سپیکر: جی ستارہ ایاز بی بی، آنریبل منسٹر۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی زمین خان۔ اودرپرہ یو منٹ، زمین خانہ! ورو کے کونسلر کوی جی۔

جناب محمد زمین خان: جی ورو کے کوم سر۔ واقعی جی دا ڊیرہ زیاتہ گھیلہ پہ دیکنبے بنکاری، زہ پہ دیکنبے یو گزارش کوم۔ دوئی پہ دے خپل جواب کنبے وائی چہ یرہ د UNHCR د پالیسی مطابق، د گائیڈ لائن مطابق د اشتہار ضرورت نشته دے جی خود دوئی دا پالیسی کہ اوگورو، کہ دے ایک نمبر تہ لار شو جی، Competitive Bidding، دا باقاعدہ د دوئی ایک نمبر دغہ دے چہ Competitive Bidding بہ کیری نو چہ تہ اشتہار ورنکریے نو Competitive Bidding خنگہ بہ کیری خکہ چہ چا تہ پتہ نہ وی چہ یرہ فرمونہ د راشی او هغه د خپل ریٹس ورکری نو اشتہار خو پکار دے چہ Competitive Bidding اوشی۔

جناب سپیکر: اودرپرہ جی، دا منسٹر صاحبہ بہ واورو جی۔ آنریبل منسٹر، سوشل ویلفیئر۔

محترمہ ستارہ اباژ (وزیر برائے سماجی بہبود): داسے دہ جی چہ اکتوبر 2008 کنبے چہ کلہ آئی دی پیز کرائسز باجوہ والا اوشو نو د هغه د پارہ مونبرہ Rented for three months دغہ کریے وو، فور وہیکل نو For that چہ دے، هغه دیو این ایچ سی آر پروکیورمنٹ، انڊر نہ راتل، دا مونبرہ پہ ریگولر دغہ باندے کری دی چہ هغه باقاعدہ اوس ہم جی زمونر سرہ یو این پراجیکٹس چلیری، گنی هغوی باقاعدہ After three months راخی، هغوی ئے چیک کوی، هر خہ کوی، After that هغوی بیا خپل فنڊنگ کوی نو داسے هیخ خبرہ پہ دیکنبے نشته دے، چہ خہ ہم دی This is under the UN guidelines، مونبرہ کولے نہ شو جی، مونبرہ 'باؤنڈ' یو چہ هغه زمونر ڊونر دے نو ڊونر بہ گوری او د هغه نہ پس بہ هغه فنڊ ریلیز کوی نو کہ د Three months نہ پس هغوی ورکری، پہ دیکنبے خہ بنکارہ شی نو هغوی خپل فنڊنگ ستاپ کری خودا خو هغوی باقاعدہ لیٹر راکریے دے، لکہ We have a letter، اوس ہم جی زما سرہ چہ کوم پراجیکٹس

دی سوات آئی ڈی پیز پراجیکٹس خواوس ہم چہ کوم زما سرہ دے، پہ ہغے
کبنے پوائنٹ زما سرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ د ہغوی پہ گائیڈ لائنز کبنے دا دی چہ بس تیندر میندر نشتہ؟

وزیر برائے سماجی بہبود: نہ نہ جی، د ہغوی یو Limit دے کنہ، ہغہ Limit مونبرہ کلہ ہم
نہ دے کراس کرے، چہ کلہ مونبرہ د ہغوی Limit کراس کرے دے بیا They have
to advertise، چہ کوم خائے کبنے مونبرہ Limit کراس کرے دے، مونبرہ ہغہ
کراس کرے دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 74 لاکھ ہغہ پہ Limit کبنے نہ راعی؟

وزیر برائے سماجی بہبود: نہ نہ جی، دا پہ بریکٹس کبنے راغلی دی کنہ، دا خو بیا ہغہ
ٹوٹل چہ کلہ آئی ڈی پیز ختم شوی دی نو دا ہغہ ٹوٹل کبنے راغلی دی، In fact
پہ دیکبنے مونبرہ ڈیرے پیسے خہ واپس کری دی یو این ایچ سی آر تہ چہ کومے
نہ دی Utilize شوی، نو پہ دیکبنے داسے خہ دغہ نہ دی چہ مونبرہ د ہغوی، کہ
مونبرہ د ہغوی Procurement rules نہ Follow کوؤ نو ہغوی بہ کلہ ہم دا مونبرہ
تہ نہ ریلیز کو ی نو We are following, strictly following their
guidelines.

جناب سپیکر: جی، آنریبل سکندر عرفان صاحب۔

جناب سکندر عرفان: جناب سپیکر صاحب، لکہ د دے خبرے نہ خو دا اندازہ لگی چہ
دا Intentionally کیبری، پکار خو دا دہ چہ دا کوم ستر لاکھ روپی دی، دا
تقریباً Eighty thousand dollars جو پیری او دوئ ہغہ Limit کبنے دا
Portions کبنے کوی، لکہ د دے 'اشرفیہ رینٹ اے کار' نہ ایڈریس شتہ، نہ ئے
خہ پتہ شتہ چہ دا پہ کوم خائے کبنے دے، خنگہ دے؟ او دا Payment چہ دے دا
خو Intentionally داسے کیبری چہ ہغہ Limits تہ ئے نہ رسوی، د Twenty
thousand dollars نہ ئے کموی، Actual Payment خو ستر لاکھ شومے دے،
ستر لاکھ روپو نہ تقریباً Eighty thousand dollars جو پیری، دا Twenty
thousand dollars چہ دی، ہغہ کراس شی نو بیا ہغوی باقاعدہ د دے د پارہ
پورہ پالیسی ور کرے دہ جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، دا دا اونبائی چہ Intention خہ کیدے شی؟

جناب سپیکر: جی سکندر عرفان صاحب۔

جناب سکندر عرفان: لکہ جی چہ خنگہ دوئی وائی چہ د بیس ہزار ڈالر د پارہ خہ سپیشل رولز نہ Apply کیری، مطلب دا چہ دا Limit د بیس ہزار ڈالر نہ لاندے کیری حالانکہ کہ مونبرہ اوگورو نو Actual amount خو ستر لاکھ روپئی دے، مونبر صرف دا وایو چہ Payment ستر لاکھ روپئی شوے دے او پالیسی د ہغہ بیس ہزار ڈالر نہ لاندے دہ، ہغہ تقریباً پندرہ سولہ لاکھ جوڑی نو پہ دے مونبر نہ پوہیرو جی، دا د لبر مونبر تہ کلیئر کری۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل بی بی۔

وزیر برائے سماجی بہبود: ما جی پہ شروع کنبے ہم او وئیل چہ دا یکمشت پیسے خونہ دی کنہ چہ یکمشت دی، ستاسو دا آئی پی ڈی پیز د 2008 نہ شروع شوی دی او دا End شوی 2009 کنبے دی، Still پہ دیکنبے خہ پورشنز روان دی، دا نہ دی چہ مونبر یکمشت ٹول واغستل او ٹول گا دی رینٹ شواو ہغہ پہ یکمشت باندے شوی دی۔ چہ کلہ ضرورت شوے دے نو دا اغستے شوی دی، چہ کلہ ضرورت نہ دے شوے نو دا بیا واپس شوے دے نو پہ دیکنبے خہ I do not know جی چہ دوئی تہ خہ Intention بنکاری But on the floor پہ دیکنبے ہیخ ہم داسے خبرہ نشتہ جی او Every thing is clear۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Ji, again.

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، زمونبر محترمے خور خو او فرمائیل چہ یرہ پہ دیکنبے خہ دغہ نشتہ نو کہ نشتہ پکنبے، مونبر تہ خو پہ دیکنبے گھپلہ خکہ بنکاری چہ پہ دغہ دوران کنبے زہ پخپلہ باندے ہر کیمپ تہ تلے یمہ او زہ ہر رجسٹریشن پوائنٹ تہ تلے یمہ، There was no services available جی، کہ دا تاسو کمیٹی تہ حوالہ کری، یقیناً چہ دا سکندر عرفان کومہ مسئلہ اوچتہ کرے دہ، دا خو یقیناً جعلی Payments شوی دی او پہ دیکنبے یر دغہ شوے دے، دا

کمیٹی ته حواله کړئ، دا چه کوم دے نو واقعی چه دا نشته، دا چه کوم دغه دے
دا Real نه دے۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، یو خو چه د چا سوال دے، هغه نه وائی چه
کمیٹی ته د لارشی، دا ډیره عجیبه خبره ده۔ بل هغه د * + خبره نه کوی، دے د +
* خبره کوی۔ دے د خپل سوال راوړی که ده ته رشتیا * + بنکاری، دا د اسمبلی
ډیر ذمه وار فورم دے، په دیکبڼے به بیا هغه خبره کوی چه * + دے نو کوم * +
دے؟ لهذا سوال کولو والا مطمئن دے، په دے باندے د نورو خبرو گنجائش
نشته۔

سینیئر وزیر (بلديات): جناب سپیکر صاحب، مهربانی او کړئ دا * + ټکے ترے
لرے کړئ۔ دا حکومت دے او دا منسټر صاحبه ده او دے وائی چه * + دے،
څنگه * + دے؟ دوئ د کښینی، اوس دا مونږ ټولے خبرے پکښے نه راولو،
پکار دا دی، دا * + ټکے چه دے کنه جی، دا * + ټکے د بالکل Expunge
کړے شی، دا نا جائز دے۔ یو منسټر صاحبه په دنیا کښے گرځی۔۔۔۔
جناب سپیکر: ښه څه چه ترڅو، نه ترڅو پورے چه۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلديات): او هغه عاجزه د خلقو نه پیسه غواړی، نور هلته کښے دا
کوم سیلاب کښے چه کومے پیسه راغلی دی، ټول هم دے منسټرے صاحبے په
خوارو، په مصیبتونو په دے دهشت گردئ کښے چه څومره پیسه راغله نو په
دیکښے دا * + ټکے (تالیاں) داد حکومت بدنامی ده او دا ورته وایمه چه
مهربانی او کړئ دا ټکے تا سو Expunge کړئ، دا ولے چه مونږه خپل ځانونه مړ
کړو او دے او درپړی او * + ورته وائی، دا څنگه خبره ده؟ هغه خپله اربونه
روپئ د بهر نه غواړی، راځی خلقوته داین جی اوز سره ملا ویړی، خواری کوی،
مصیبت تیروی، الهه خبره داسے اوشی، دا خو ډیره نا جائزه خبره ده سپیکر
صاحب۔

*گلم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جناب سپیکر: ترخو پورے ہسے ہم چہ یو دغہ ثابت شوے نہ وی نو* + وئیل نہ دی
پکار د،* + ----

سینیئر وزیر (بلدیات): پارلیمنٹری لینگویج پکار دے سپیکر صاحب، پارلیمنٹری
لینگویج پکار دے، دا* + او دا بے ایمانی، دا خبرہ نہ دہ پکار جی۔

جناب سپیکر: دا* + تکے د Expunge کرے شی جی۔ پہ دے باندے، پہ سوال
باندے دیبیت کیدے نہ شی جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، یوہ خبرہ کول غوارم۔

جناب سپیکر: درے کوئسچنے تیرے شوے کنہ، چہ سپلیمنٹری تیرے شی، د دے نہ
پس بیا تاسو او وائی کنہ جی، بس دا دوہ درے کوئسچنے پاتے دی، بیا چہ خہ
وائی او وائی۔۔۔۔

محترمہ نگہت باسمین اور کزئی: جناب سپیکر، اس پر میں بھی بات۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر، اس پر بات کرنا چاہتے ہیں، اگر۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نہ، پہ دے باندے بیا او وائی کنہ، (تقرہ) ہم پہ دے او وائی او د
مفتی صاحب پہ خبرہ او وائی، د دے نہ مفتی صاحب ڍیر اہم را وستے دی جی۔
سکندر عرفان صاحب، Again سوال نمبر 146۔

* 146 _ جناب سکندر عرفان: کیا وزیر برائے سماجی بہبود ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2008 سے تاحال صوبے کے تمام اضلاع میں مستحق افراد میں مفت
وہیل چیئرز تقسیم کی جا رہی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مارچ 2008 سے تاحال کتنی وہیل چیئرز تقسیم کی گئی ہیں،
مستحقین کے نام بمعہ پتہ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ ستارہ اہلز (وزیر برائے سماجی بہبود): (الف) جی ہاں۔

* نگہم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

(ب) مارچ 2008 سے تاحال 554 ویل چیئرز مستحق افراد میں تقسیم کی گئی ہیں۔ افراد کے نام و پتہ کی تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: There is another Question also.

Mr. Sikandar Irfan: Yes.

(شور / قطع کلامیاں)

محترمہ گلہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر، منسٹر صاحبہ کہتی ہیں سلائی مشین کے حوالے سے اور انہوں نے کہا کہ جس جس کا کوٹہ بنتا ہے وہ آئیں اور میرے دفتر سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کونسا کونسچن ہے؟

محترمہ گلہت یا سمین اور کزئی: اپنے نام رجسٹر کروادیں تو میں Appreciate کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: کونسے کونسچن پر آپ بول رہی ہیں؟

محترمہ گلہت یا سمین اور کزئی: کونسچن کے بغیر ہی بول رہی ہوں جناب سپیکر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سکندر عرفان، کونسچن نمبر 147۔

* 147 _ جناب سکندر عرفان: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2008 سے تاحال صوبے کے تمام اضلاع میں مستحق لوگوں میں مفت سلائی مشینیں تقسیم کی جا رہی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مارچ 2008 سے تاحال کتنی تعداد میں سلائی مشینیں تقسیم کی گئی ہیں، مستحقین کے نام بمعہ پتہ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ ستارہ اباذ (وزیر برائے سماجی بہبود): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود خیبر پختونخوا کی جانب 2008 سے تاحال مستحق افراد میں کل 1600 سلائی مشینیں تقسیم کی گئی ہیں۔ تفصیل فراہم کی گئی۔

(شور)

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کونسچن، سپلیمنٹری کونسچن بتا دیجئے؟

(قطع کلامیاں)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، وہیل چیئرز اور سلائی مشینیں جس طرح انہوں نے تقسیم کی ہیں سر، میں Appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے جتنی بھی وہیل چیئرز ہیں اور سلائی مشینیں ہیں، اس منسٹری نے بڑی صحیح تقسیم کی ہے، اس کو میں Appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں تھینک یو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، زما ہم سپلیمنٹری کوئسچن دے۔ داسے دہ جی چہ خنگہ نگہت بی بی خبرہ اوکرہ، ایڈوکیٹ صاحب خبرہ اوکرہ جی، دیکنبے ہیخ دغہ نشته چہ منسٹرے بی بی ڊیر مونر۔ سرہ پہ دیکنبے تعاون کرے دے جی، مونر۔ تہ ئے ٹیلیفونونہ کری دی چہ سلائی مشین، دا چہ کوم کسان ستاسو وی او د چا ضرورت وی، ہغہ مونر۔ تہ تاسو Recommend کریئ خو جناب سپیکر صاحب، زما دغہ کنبے نمبر 64 کنبے پندرہ سلائی مشینونہ ئے ماپسے لیکلی دی جی، ما تہ جی دا نہ دی ملاؤ شوی۔ ما تہ منسٹر صاحب وئیلی دی جی، ما تہ ئے وئیلی دی او د ہغے وجے نہ ئے ما تہ یونمبر راکرے وو چہ مونر۔ د پندرہ کسانو او د ہغوی شناختی کارڈ او ہریوشے اوکرہ۔ مونرہ تر نن ورخے پورے ہغوی تہ ٹیلیفون کوؤ نو یو خو سر دا چہ کوم لسٹ جوڑ شوے دے کنہ جی، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان! 147 لا Call شوے نہ دے، دا 146 روان دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بنہ جی۔

جناب سپیکر: نو ہغہ پکنبے نور راپاخیدل کنہ۔ مونرہ بیا Repeat کوؤ۔ جی 147 پلیز، دے خہ وائی 147؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، کوم لسٹ چہ محترمے راکرے دے کنہ نو کہ داسے نمبر 1 نہ واخلے چیف منسٹر صاحب نہ ترز مونر۔ پورے دا پول مونر۔ جی خپلہ نہ دی اغستی، دا مونر۔ حقدارو لہ ورکری دی، خالی Recommendation ز مونر۔ دے نو چہ کوم حقدار لہ مونر۔ ور کوؤ نو د ہغے یو چٹ، شناختی کارڈ ہغہ

مونڙ و رکوؤ ڊيپارٽمنٽ ته۔ بله دا جي چه منسٽر صاحب خو مونڙ سره دا مهرباني اوکڙه چه دا تاسو و رکوئ خو ايشو شوي نه دي سر۔ د دے ڊير وخت او شو چه سر، يو سلائي مشين هم مونڙ ته نه دے ملاؤ شوے، کم از کم ما ته نه دے ملاؤ شوے نو سر، يو خو ڊيپارٽمنٽ چه جواب و رکوي نو هغه د اوکڙي چه کوم لسٽ مونڙه و رکڙے دے، دا خو نه ده چه دا ما کور ته راوڙي دي يا چيف منسٽر کور ته وڙي دي، دا ڊير غلط تاثر و رکوي۔ بله دا چه کله دوي Actually, physically ڊيليوڙ کڙي، بيا دوي وائي چه ايشو شوي دي چه ڊيليوڙ شوي نه وي خو Recommendations شوے دي۔ ما ته خويو هم نه دے ملاؤ شوے جي۔

جناب سپيڪر: مطلب دا دے، تاسو وائي چه دا پڪار دے چه د سڙي نوم راتلے، زمونڙ نومونه ولے راغلي دي؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپيڪر۔۔۔۔

جناب سپيڪر: جي عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپيڪر، په دے لسٽ کبے تاسو اوگورئ ما پسے ئے مشينان ليکلي دي، ما خو نه دي اغستي مشينان، ما ته خو پته هم نشته، ما خو Recommendations هم نه دي کڙي۔

(قطع ڪلامياں/شور)

جناب عبدالاکبر خان: دا خه دي؟

جناب سپيڪر: عتيق خان۔

جناب عتيق الرحمان: ما پسے ئے هم جي دوه ليکلي دي، پته نه لگي چه چا ته ئے و رکڙي دي۔

جناب سپيڪر: جي آنرئبل منسٽر صاحبہ۔ جي اودريره، دوي ته موقع و رکڙي جي۔

محترمہ ستاره اياز (وزير برائے سماجي بهبود): دا جي چه خوک وائي کنه، خبره کوي چه زه دا کليئر کڙم چه د دوي د سائڊ نه ليکلي راغي، دايم پي اے سٽيمپ پڙے لگيدلے وي، مونڙه يو هم بغير د دوي د سٽيمپ نه نه دے و رکڙے، چه چا ته دا خبره وي مونڙ به ورته جي پوره لسٽ و رکڙو، د هغوي نومونه به و رکڙو، هغه باقاعده د

ایم پی اے سٹیپنڈ سرہ مونبرہ ور کوؤ۔ مخکبے بہ داسے نہ کیدل، اوس مونبرہ سٹیپنڈ سرہ خکھ ور کوؤ چہ بیا پہ فلور باندے شوک تپوس او کری چہ مونبرہ سرہ ہغہ جواب وی۔ دا بالکل جی، تول مونبرہ سرہ ریکارڈ دے دے، دیو یو او د ثاقب خان خو ما تہ بالکل یاد دی چہ د دوی زیات راغلی وو، فارمز زیات راغلی وو، مونبرہ سرہ مشینان کم وو۔ That we did not deliver to you may be, but to the people who came for this thing . We have that thing, we will give you names.

جناب سپیکر: نہ بی بی، داسے کار دے، یو منٹ جی، دے کوئسچن کنبے (ب) جز او گوری، دوی خہ اغستی دی؟ (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مارچ 2008 تا حال کتنی تعداد میں سلائی مشینیں تقسیم کی گئیں، مستحقین کے نام بمعہ پتہ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ نو دا ایم پی اے۔۔۔۔۔

وزیر برائے سماجی بہبود: ما سرہ جی، تفصیل ئے نن راکرے وو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ دا ایم پی ایز تا تہ مستحقین بنکاری؟ تہ خود ہغوی نومونہ۔۔۔۔۔

(تالیاں)

وزیر برائے سماجی بہبود: بالکل او جی، خبرہ تھیک دہ جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی پرفارمنس بہت Poor نظر آرہی ہے۔ جی سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکریہ سپیکر صاحب۔ زما یقین دے دا خبرہ داسے دہ جی، اول خود دا چہ پہ اولنی خل باندے، دا پہ اولنی خل باندے د خیبر پختونخوا پہ کیبنٹ کنبے زمونرہ یو خور چہ دہ، ہغہ منسترہ دہ او بیا د آئی پی پیز پہ تول دے کرائسز کنبے حقیقت دا دے چہ پہ دے فورم باندے زہ Appreciate کومہ چہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! یو منٹ، یو منٹ۔ د ہغہ خبرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! دا 'کوئسچنز آور' دے، 'کوئسچنز آور' کنبے دومرہ lengthy discussion نشته خو دا جواب تاسو تھیک نہ دے ورکریے، ڊیٹیل جواب را اولیری۔ Sikandar Irfan, again. This is kept pending. ایک آواز: پینڈنگ شو؟

Mr. Speaker: Yes; this is kept pending. Sikandar Irfan, Question No. 148.

* 148۔ جناب سکندر عرفان: کیا وزیر برائے سماجی بہبود ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین عوامی فلاح و بہبود کے سلسلے میں غیر سرکاری تنظیموں سے پیسج حاصل کرتا ہے؛ (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مارچ 2008 تا حال ضلع صوابی کے متعلقہ محکمہ کو کتنے پیسج دیئے گئے، نیز صوابی کے آئی ڈی پیز کیلئے فراہم کردہ پیسج کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود): (الف) یہ درست نہیں ہے، محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین خیبر پختونخوا غیر سرکاری تنظیموں سے کوئی پیسج حاصل نہیں کرتا ہے۔ (ب) جیسا کہ جواب (الف) میں مذکور ہے۔

Mr. Sikandar Irfan: No supplementary.

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ستاسو سپلیمنٹری شتہ، جی ثاقب اللہ خان؟ جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر ڊیکنبے یو خو جی کہ تاسو اجازت اوکری نوزہ بہ یو Comments هغه مخکبندی باندے درکرم۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔ تھوڑا سیریس ہو جائیں، تھوڑا۔ عبدالاکبر خان، قاضی صاحب، یہ آپ تھوڑا سیریس ہو جائیں، 'کوئسچنز آور' ہے۔ جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، یو خو زہ وایمہ چہ زہ دلته یو سٹیٹمنٹ ورکرمہ جی سپلیمنٹری کوئسچن نہ مخکبے چہ کم از کم د سوشل ویلفیئر منسٹری د Performance نہ زہ ڊیر زیات خوشحالہ یمہ جی، دا نہ دہ چہ نہ یم خوشحالہ خو بعضے خیزونہ دی چہ مونبرہ تہ تائم نہ ملاویری د هغه چہ مونبرے پوائنٹ آؤٹ کرو، نو د دوی دا خکھ کوؤ چہ مونبرہ تہ پتہ دہ چہ د دوی کوم Intentions دی، دا بہ دوی تھیک کوی خکھ پوائنٹ آؤٹ کوؤ۔ لکھ

مخکبے ہم چہ مونبر خبرہ کرے وہ بالکل دوئی زما پینخلس نہ پینخلس
 Approve کری دی خون ورخ پورے هغوی ستور ته خی، هغوی ته سلائی
 مشین نه ده ملاؤ شوے۔ سیکندہ سر دا تاسو په لسټ باندے او گورئی 149
 کبے، دیکبے سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا 148 لا روان دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی؟

جناب سپیکر: 148 روان دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا 148 خو هغه او وئیل کنہ۔

جناب سپیکر: هغه ته اوس روان یو، 148 دے لا۔ سکندر عرفان، سکندر عرفان

صاحب، Again۔

Mr. Sikandar Irfan: Sir.

Mr. Speaker: Next Question?

* 149 _ جناب سکندر عرفان: کیا وزیر برائے سماجی بہبود ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2008 سے تاحال محکمہ میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مارچ 2008 سے تاحال کل کتنے افراد بھرتی کئے گئے ہیں،

بھرتی شدہ افراد کے نام، ایڈریس، عمدہ اور تاریخ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود): (الف) جی ہاں۔

(ب) مارچ 2008 سے تاحال کل 147 افراد محکمہ ہذا کے مختلف پراجیکٹس میں بھرتی کئے گئے۔ بھرتی

شدہ افراد کے نام، مکمل پتے، عمدے اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Supplementary?

Mr. Sikandar Irfan: No supplementary.

Mr. Speaker: Ji, Saqibullah Khan, now please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زہ یو دغہ کول غوارمہ جی چہ پہ

دغے کبے بعضے خل Appointment, Promotion and Transfer Rules,

1989 کبے او گورئی سر، رول 12 سب کلاز (3)، پہ هغه کبے سر، Initial

recruitment to post in basic pay scale 1 and 2 and equivalent shall

merely be made on local basis. نو سر دلته کہ تاسو دا لسټ او گورئی 19

او 28 نمبر باندے سر، دا دسترکٲ کيدر دے او دسترکٲ نه بهر کسان چو کيداران دغه شوی دی جی، نو دا زه غوارمه چه د منستیرے صاحبے په نوٲس کبنے دا خبره راشی جی۔

جناب سپیکر: دا بی بی، دا چه سنٲر کبنے د بل دسترکٲ نه تاسو چو کيدار راولئی نو دا دے به دا خرچه برداشت کولے شی؟

وزیر برائے سماجی بہبود: داسے ده جی چه دوئی کوم کوئسچن کرے دے، هغه چه کوم دسترکٲ کبنے وی کنه، زمونږ خیل دسترکٲ ته، لکه پشاور دسترکٲ وی، مونږ د بل خائے نه کس نه شور او ستے خو دا چه دے نو دا زمونږه تاسو که کوئسچن او گورئی دیکبنے دا دسترکٲ سره تعلق نه ساتی۔ پشاور دسترکٲ سره نه دے جی دا خو Overall هغوی سره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منٲ، یو منٲ، ثاقب اللہ خان! کوم یو کوئسچن هغه دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نمبر 19 باندے چو کيدار دے سر، د چارسدے دسترکٲ نه راغله دے پیسنور کبنے۔۔۔۔۔

وزیر برائے سماجی بہبود: نه جی، دا د پراونشل دغه باندے دے کنه، دسترکٲ کبنے چه وی نو دسترکٲ کبنے بیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریرہ یو منٲ جی۔ بی بی، اودریرہ دا مفتی صاحب خه سوال کوی؟ جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: دغه 9 نمبر کبنے جی لاندے تاسو لارشی 30، 31 ته او گورئی جی او دغه شان 34 او 35، دسترکٲ دے پشاور او کوم کسان چه چو کيداران لگیدلی دی یا Cook لگیدلے دے، هغه د نوشهره او د چارسدہ، یعنی بهر ضلعو نه، نو زما مطلب دا نه دے، دا خامخا د اولیږی، د هغوی دومره تنخواه ده چه هغوی خپله Accommodation هم او کړی یا هغه تنخواه هم واخلی، بیا کرایه هم برداشت کوی او دے بلے ضلعے نه دا کومه Criteria ده چه دوئی اخلی۔

جناب سپیکر: او دا خو لا د مزے خبره پکبنے بله راوتله جی، دا خو زما حلقه ده، زما حلقے ته هم ٲول د بل خائے خلق دوئی راوستی دی۔

مفتي نفايت اللہ: تاسو سره ظلم دے جي، تاسو سره ظلم دے جي۔

جناب سپيڪر: دا وٺو زما هڃو ڪنهن تان ته ٻول بس ڊسپيڪر حلقه ده نو هڃو ڪنهن ڪلاس فور۔۔۔۔۔

وزير برائے سماجي بهبود: جناب سپيڪر، دا ڊسٽرڪٽ نه دے ڪنهن جي۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: نو ڪلاس فور نو ڪري به ڇوڪ نه ڪوي هلته؟

وزير برائے سماجي بهبود: نه جي، دا ڊسٽرڪٽ نه دے، دا اے ڊي پي دغه دي۔۔۔۔۔

مياں افتخار حسين (وزير اطلاعات): جناب سپيڪر،۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: نه مياں صاحب! ته نه شه وٺيل، ڪنهن۔

وزير برائے سماجي بهبود: دا جي پراونشل دغه ڪنهن دے۔

جناب سپيڪر: دا ستا ڪوئسچن نه دے جي۔

وزير اطلاعات: زه جي يو خبره ڪوم جي۔

جناب سپيڪر: نه ڪوئسچن ڪه ڪوم، ڪوئسچن ڪولے شه۔ نه هڃو تڪره ده، هڃو منستره صاحبه تڪره ده، هڃو خپل جواب ور ڪولے شي، ته ڪنهن۔

وزير اطلاعات: جناب سپيڪر، يو منٽ خبره ڪول غوارم۔

جناب سپيڪر: جي بي بي۔ نه تاسو ته بي بي، زما سوال هم راڃو، دا خو زما حلقه را او تله، ڊيڪنهن ڪلاس فور، ڪلاس فور زمونبره حلقه ڪنهن خلق نشته؟

وزير برائے سماجي بهبود: بالڪل جي، ڪوري ڪه تاسو او ڪوري ڊيڪنهن ستاسو هم بلا ڊير دي، دا زه بيا تاسو ته وايمه جي ڇه دا پلاننگ سره تعلق دے، ڇه ڊسٽرڪٽ ڪيدر نه وي، هڃو ڪنهن مونبر باؤنڊ يو، هڃو ڪنهن مونبر ڊسٽرڪٽ اخلو، ڊيڪنهن مونبر دغه يو۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: نه دا سنٽرے هسے شته، ماته خود دے پته هم نشته سنٽرے هم شته ڪه نه؟

وزير برائے سماجي بهبود: بالڪل جي شته دے او ڇه ڪوم ڪار نه ڪوي هڃو بنديري لگيا دي خو سنٽرے بالڪل شته دے جي۔

جناب سپیکر: دا ستاف را او غواړئ جی، دا د تې بریک نه بعد به دا ستاف دلته کبښوئ چه دا سنتیرے مونږ ته اوښائی، زما پرے شک دے چه ما ته نه دی معلوم۔ هس جی، میاں صاحب! ته څه وائے اوس؟

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، که دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: وکالت نامه به اول جمع کوے جی۔

وزیر اطلاعات: نه جی خوره خبره کوم، داسے ده جی، کله کله د خوش قسمتی نه کوم سرے چه سپیکر شی نو په دے اسمبلی کښے ټول Writ د هغه وی او هډو دا وائی نه چه گنی دے صوبه کښے نور ممبران هم شته۔ که د پښور سپیکر وی، ټول د پښور نوکران وی، که مطلب د هزارے نه وی نو ټول د هزارے شی نو یا خود خدائے د یو یو ډسټرکټ نه یو یو سپیکر راولی چه دا کار لږ آسان شی، دا ټول هم دغه رنگ یو چهری لاندے کله کله داسے کږی۔

جناب سپیکر: جی۔ ان معزز اکین نے۔۔۔۔

جناب منور خان ایډووکیٹ: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عتیق خان فرست، بیا هغوی پسه تاسو جی۔ اودریره اکرم خان درانی صاحب څه خبره کول غوښتل کنه۔

جناب عتیق الرحمان: مهربانی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اودریره دا عتیق خان در نه مخکښے شو جی۔

جناب عتیق الرحمان: دا جی، یو کیښت Decision شوه وو۔

جناب سپیکر: هس جی؟ اودریره دوئ له۔۔۔۔

جناب عتیق الرحمان: که درانی صاحب وئیل غواړی، بیا به زه۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو څه وایی جی، عتیق خان! څه شے دے ستاسو؟

جناب عتیق الرحمان: زما جی یو اهم خبره ده، کیښت میتنگ کښے یو Decision شوه وو په 20 تاریخ باندے شوه وو، 2010، بیا هغه کښے هارډ ایریاز ډیکلیئر شوه وے نو هغه هارډ ایریاز کښے کوهستان ډسټرکټ، ټانک

ڊسٽرڪٽ، چترال، بٽگرام، شانگلہ، هنگو او پاتاڻو ۽ ايرياز وٽ۔ هغه ڊ پارہ
 دوئ خه مراعات دغه ڪرے وو۔ جناب سڀيڪر صاحب، ڪال تير شو زمونڙه خلق
 دا نوٽيفڪيشن په لاس ڪنڀے ڪرڻو، ڪله فنانس ڊيپارٽمنٽ، ڪله يو ڄائے ته
 منڊے وهی ڪله بل ڄائے ته وهی۔ اول خو ڪه دوئ نه ورڪولو نو د دے Decision
 هڊو ضرورت نه وو، اوس زه وایم چه يو Cabinet decision ڪرے دے، پڪار دا
 ده چه دا د As it is، هم هغه شان Implement شي او هغه خلقو ته د د دے
 ثمرات ملاؤ شي۔ مهربانی۔

جناب سڀيڪر: نه په دے ايشو بانڊے، نه په دے ايشو خبره ڪوے ڪه بله ده؟ نه لڙ
 صبر او ڪرئ چه د دے جواب خو ملاؤ شي ڪنه جي، د گورنمنٽ د سائڊ نه جواب
 خو ملاؤ شي ڪنه۔ جي دا عتيق خان چه ڪومه، دا ڄوڪ به جواب ورڪوي؟
پريسٽر ارشد عبداللہ (وزير قانون): صحيح ده جي، Implementation به اوشي جي۔

(تالیاں)

جناب سڀيڪر: جي آزيبل لاءِ منسٽر صاحب۔

وزير قانون: د دوئ د علاقه چه ڪوم Grievances دي د خلقو هارڊ ايريا
 الاؤنسز متعلق، دا به زه Personally I will take care of it، انشاء اللہ
 فنانس ڊيپارٽمنٽ ڪنڀے به دا Pursue ڪوؤ ڪه خير وي، تاسو لڙ ياد دهاني
 ڪوئ، بالڪل تاسو سره بنه مڪمل تعاون به ڪوؤ۔

جناب سڀيڪر: هاں جي، عتيق خان۔

جناب عتيق الرحمان: زه جي بالڪل د منسٽر صاحب خبرے سره اتفاق ڪومه، 2010
 خبره نن هم نه ده Implement شوے۔ ڄومره ٽائم به لڳي، دے حڪومت ڪنڀے به
 اوشي؟ ڄه ٽائم فریم را ڪرئ په فلور آف دي هاؤس، فلور آف دي هاؤس يو Time
 limit۔۔۔۔۔

وزير قانون: د ڪيبنٽ چه ڪومے فيصلے دي، د هغوي بيا يو Track record وي او
 هغه د Implementation process چه ڪوم دے، دا چيف سڀيڪر تڙي صاحب پخپله
 مانيتڙ ڪوي خو دابه اوگورو، چونڪه فيصلے ڊيرے زياتے اوشوے، ڪيدے شي
 ڄه لڙ لم ليت وي خو ما تاسو ته گزارش او ڪرو چه انشاء اللہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ خود اوائی د 2010 دہ کنہ۔

وزیر قانون: 2010 دہ جی خوزہ نہ پوہیرم چہ پراہلم پکبنے خہ دے؟

جناب سپیکر: دا د فنانس ڈیپارٹمنٹ کوئی جو بھی بیٹھا ہو، اس کو Within a week settle کر لیں۔

وزیر قانون: یرہ جی ہسے سپیکر صاحب، یو خبرہ، گزارش کومہ۔ داسے کار دے چہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: Settle کریں، اگرچہ No میں کریں لیکن ختم کریں۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب، ستاسو مثال د کنوینر دے، ستاسو مثال د ریفری دے، تاسو بہ دے طریقے سرہ دغہ رولنگز نہ ورکوی، دا خو چیف منسٹر ورکولے شی، ڈیپارٹمنٹس تہ ڈائریکٹریوز، ڈائریکشنز ورکولے شی۔ تاسو مہربانی کوئی تاسو بہ Concerned Minister تہ دغہ کوئی او پہ دے طریقے بہ دغہ نہ کوئی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! تھوڑا سا اپنا قانون پڑھیں، آپ کو خود نظر آجائے گا کہ سپیکر کی رولنگ کیا ہوتی ہے؟ آپ بیٹھ جائیں، آپ کو پتہ نہیں ہے۔ جی اکرم خان درانی صاحب۔

(شور)

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب کنبینوہ۔

(شور)

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ ایک تو میرے خیال میں ارشد عبداللہ صاحب ہمارے بڑے قابل منسٹر ہیں، میرے خیال میں سپیکر صاحب کو اس طرح ڈائریکٹ ڈکٹیشن دینا اور اس کو کہنا کہ آپ ہدایات نہیں دے سکتے، یہ چونکہ ایک معزز ایوان ہے اور آپ اس کے سربراہ ہیں اور جب یہاں پر سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں، اگر آپ ادھر سے کچھ نہ کہیں (تالیاں) تو کم از کم اس ہاؤس کو آپ ہی مطمئن کر سکتے ہیں، تو ہم بڑے ادب کے ساتھ کہ اگر آپ کی طرف سے کوئی بات ہو اور وہ جائز بات ہو، نوٹیفیکیشن ہو اور اس پر عمل نہ ہو تو میرے خیال میں اس کو

اتنا برا نہیں ماننا چاہیے۔ میرا جو مسئلہ تھا جی، وہ یہ تھا کہ ہمارے پورے سدرن ڈسٹرکٹس کا اور خاص کر ڈی آئی خان، ٹانک، لکی مروت، بنوں، اس میں جی تین چار سال سے موبائل، تین سال سے موبائل سروس بند ہے جی اور وہاں پر جو پی ٹی سی ایل کی لائنیں تھیں، وہ بھی ابھی نہیں ہیں کیونکہ موبائل آگیا اور وہاں پر لوگوں نے وہ نمبر بھی کاٹ دیئے، تو ابھی جی وہاں پر ہمارے لکی، ٹانک، ڈی آئی خان، بنوں میں تاجر برداری کا اتنا نقصان ہو رہا ہے کیونکہ کاروباری لوگ جو ہیں، وہ ابھی کراچی کے ساتھ، لاہور کے ساتھ سودے، مال منگوانا ہو، اکثر ٹیلی فون پر ہی کیا کرتے ہیں، تو ابھی چونکہ مجھے خوشی ہے کہ کل پر سوں ڈی آئی خان ڈویژن کو میرے خیال میں یہ سہولت دی گئی، ٹانک میں بھی جو موبائل بندش تھی، وہ وہاں پر ختم کر دی گئی، ڈی آئی خان میں بھی، اس کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں، اگر فیڈرل گورنمنٹ نے کی ہے یا پراونشل گورنمنٹ نے لیکن ابھی دو ضلعے صرف اس پورے صوبے میں، میرے خیال میں اگر حالات خراب ہیں تو وہ تو ہر جگہ ہیں، اگر ملاکنڈ کو آپ دیکھیں، سوات کو آپ دیکھیں، پشاور کو آپ دیکھیں، کوہاٹ کو آپ دیکھیں، ہنگو کو دیکھیں، کوئی ضلع اس طرح نہیں ہے جو متاثر نہیں ہے لیکن میں آپ کی چیئر سے، خصوصاً گورنمنٹ سے یہی استدعا کرونگا کہ وہاں پر ابھی لکی مروت اور بنوں کا تجارتی جو ماحول ہے، وہ بالکل انتہا کو پہنچ گیا ہے اور اگر تین سال میں جی بندش ہو، کوئی اپنا روزگار نہ کر سکے، اپنی دکان سے کسی دوسرے کی دکان کو ٹیلی فون نہ کر سکے، ٹیلی فون پر مال نہ منگوا سکے اور اسی کے نقصانات اتنے زیادہ ہو گئے ہیں، آج بھی بنوں میں لکی مروت اور بنوں کا مشترکہ بنوں پریس کلب کے سامنے دھرنا ہے، وہاں پر کافی لوگ بیٹھے ہیں، دونوں اضلاع کے تو میری آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے یہی التجا ہے کہ جس طرح باقی صوبے کی موبائل بندش نہیں تو پلیز لکی اور بنوں کی جو بندش ہے، وہ بھی ختم کریں۔ میرے خیال جب میاں صاحب اٹھیں گے تو اس سے مجھے یہی امید ہے کہ وہ ایک مثبت جواب دیں گے کیونکہ وہی لوگ جو ہیں، وہ ابھی مزید برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔

محترمہ شازیہ اور نگزیب خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! او درپرہ دا دوہ درے دی، دوئی بہ ہم او کروی۔ جی شازیہ

اور نگزیب فرسٹ، اس کے بعد آپ۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب، زہ دا کرم خان درانی پہ دے خبرہ باندے یو شو خبرے کول غوارمہ۔

جناب سپیکر: شازیہ بی بی، اول۔

Ms. Shazia Aurangzeb Khan: Thank you very much, Mr. Speaker.
(Interruption)

جناب سپیکر: ہغہ د یو منٹ نہ زیاتے خبرے نہ کوی ہسے ہم، پر پردہ موقع ورلہ ور کئی جی۔

(تہقے)

جناب منور خان ایڈووکیٹ: بنہ جی۔

جناب سپیکر: (تہقہ) جی، شازیہ اورنگزیب۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ زہ ہمیشہ جی پہ ڊیر Important ایشوز باندے راپاخم او ستاسو اٹنشن ہمیشہ زہ Attract کوم پہ دے باندے، Thank you very much۔ جناب سپیکر، دا پہ سیکنڊ ستمبر 2010 جی نوٹیفکیشن جاری کرے وو واپدے والا او د هغوی جی ایم او دا چیف ایگزیکٹیو آفیسرز تہ جناب سپیکر، پہ دیکنبے دا وہ چہ Flood affectees۔۔۔۔

(شور)

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: Please let me speak، دا Flood affectees د پارہ وو جناب سپیکر، دا چہ کوم Brutality پولیس Show کرے وہ، د دے Last session دوران کنبے مونہہ جناب، پہ هغے باندے خبرہ کرے وہ۔ I need your attention Mr. Speaker!

جناب سپیکر: جی بات کریں، جلدی ختم کریں۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، پہ دیکنبے چہ کوم نوٹیفکیشن جاری شوی وو، هغہ د Flood affectees د پارہ وو او دا د ٲول آفیسرز د پارہ وو او د هغے ایریاز د پارہ چہ کوم خائے کنبے ہم Flood affectees وی نو پہ هغہ خائے کنبے بہ Billing نہ کیری خکہ چہ د هغوی کورونہ نشته اوبو وری دی۔ جناب سپیکر، دے Last month چہ کوم اختیار ولی پہ هغے کنبے یو

Lead Procession کرے وو، ہغہ یو Peaceful rally وہ جناب سپیکر، پہ کوم باندے چہ پولیس د حکومت پہ وئیلو باندے خپلہ Brutality، او ہغہ یو پولیٹیکل دغہ نہ وو جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ ہغے باندے خو جواب راغلو کنہ جی۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر! ہغہ غیر جانبدار، جناب، ہغہ One sided د پولیس پہ ہغے باندے رپورٹ راغلے وو، ہغوی پکبنے Openly وئیلی دی جناب سپیکر او ڈیر Straightforward ہغوی دا وئیلی دی چہ دا یو Peaceful rally وہ او۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔ منور خان، پلیز۔ منور خان فرست۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی، ابھی میرے پوائنٹس رہتے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، جیسے درانی صاحب نے فرمایا ہے کہ بنوں اور لکی مروت میں موبائل فونز بند ہیں، میں سریہ توجہ آپ کی دلاتا ہوں کہ اگر لکی سے آپ دو فرلانگ باہر نکلیں تو موبائل کام کرتا ہے۔ بنوں سے بھی اگر آپ ایک کلومیٹر نکل جائیں تو موبائل کام کرتا ہے، نورنگ میں بھی موبائل کام کرتا ہے، صرف سٹی میں انہوں نے موبائل بند کر دیئے ہیں۔ یہ ابھی کل پرسوں ڈی آئی خان میں انہوں نے وہاں پر موبائل کی اجازت دے دی ہے اور وہاں پر موبائل شروع ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ میاں افتخار حسین صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تو یہاں بھی یہ ریکویسٹ ہے کہ یہاں پر موبائل سروس شروع کی جائے۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار حسین صاحب۔ د دے موبائل۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب! ستاسو ڈیرہ مہربانی۔ درانی صاحب چہ کومہ خبرہ را اوچتہ کرے دہ، رشتیا ڈیرہ اہم او سنجیدہ ہم دہ۔ زہ ہغہ بلہ ورخ بنوں تہ تلے ووم، ہلتہ ہم د تولو ملگرو دا ڈیمانہ وو او یقیناً چہ درانی صاحب ہم خپلہ پہ دے خبرہ پوہہ دے او تاسو تولا پوہہ یی چہ دا د یو مجبورئی تحت چہ کوم دے دغہ رنگ پابندی لگی او د خلقو د سرونو د بچ کیدو

د پارہ، دیو مشکل صورتحال نہ د تیریدو د پارہ پہ موبائل باندے پابندی ضرور لگی۔ خنگہ چہ دی آئی خان تہ۔۔۔۔۔

(محترمہ شازیہ اور نگزیب خان: رکن اسمبلی جناب سپیکر کی مسند کے سامنے کھڑی ہو گئیں)

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! کہہ داتا ستا د مخے نہ اخوا شوہ، مونہر تہ بہ اوگورے۔

(تالیاں / قہقہے)

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔ (قہقہہ) میاں صاحب! تاسو د ٲول هاؤس هغه ماحول بل طرف تہ بوئی، ما پریردوئی چہ زہ ایجنڈا ختمہ کر م نو بیا تاسو لگیا اوسی، گپ لگوئی۔

وزیر اطلاعات: د درانی صاحب دومرہ سنجیدہ خبرہ وہ، ٲوتے ٲوتے مو کرہ۔ اول هغه مینخ کنبے راپا خیدہ او اوس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بی بی! هلته کنبینہ، د هغه ٲائے نہ خبرے بیا کوئی۔

وزیر اطلاعات: یا بھراو کرہ یا ٲہ خیل ٲائے او کرہ، نو دا ٲائے د خبرو دے؟

جناب سپیکر: No cross talks شازیہ بی بی، آپ بیٹھ جائیں، اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

(شور)

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب، ان کو چاہیے کہ خواتین کا احترام کریں اور اس طرح کی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: بالکل، بالکل، بالکل۔ (قہقہے) بالکل جی، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! مختصر جواب ور کرئی۔

وزیر اطلاعات: دوئی بالکل ٲھیک وائی، مونہر د فیمل ٲیر احترام کوؤ او دا بی بی بیخی ٲھیک وائی، د دوئی خو بیخی سل ٲہ سل خبرہ منل غواړی۔ داسے دہ جی، ٲیرہ سنجیدہ خبرہ دہ، د بنوں دا ٲیر زور دیمانہ ہم وو، زہ تلے ووم هغوی هم خبرہ کرے وہ، درانی سرہ بالکل Agree کوؤ، مونہرہ خبرہ کرے دہ، ورخ دوه کنبے بہ مونہر تہ مکمل رپورٹ راشی۔ ز مونہر خپلہ ہم خواهش دا دے چہ ٲہ بنوں

کبنے او پہ لکی کبنے ، پہ دغه علاقہ کبنے چہ خہ غتہ مسئلہ نہ وی ، کہ مسئلہ وی نو دوئی سرہ بہ ئے شیئر کرو ، گنی نو مونبر چہ کوم دے ہلتہ کبنے موبائل آزادوؤ او ہغوی سرہ مونبر خبرہ کرے دہ ، پولیس او د دوئی نہ مورپورت غوبنتے دے نوورخ دوہ کبنے بہ د دے صورتحال واضحہ شی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب ، میان صاحب خو خبرہ او کرلہ خوزہ صرف یو خبرہ کول غوارمہ چہ دلته کبنے اوس تور غرہم ضلع شوہ ، پچیس اضلاع شوے جی او دے پچیس اضلاع کبنے دا یوہ اہم خبرہ چہ کومہ رااوخی چہ ہغہ صرف پہ لکی کبنے او پہ بنوں کبنے وی او باقی پہ تیس اضلاع کبنے نہ وی (تالیاں) زما بہ دا گزارش وی چہ میان صاحب د ہفتے خبرہ او کرلہ ، دوئی خو چونکہ گورنمنٹ پہ ورخ دوہ کبنے لکہ معلومات ہم کولے شی نوزہ بہ دا درخواست او کرہمہ چہ گورنمنٹ لکہ دوئی چہ د دے خائے نہ لارشی ، د سی ایم پہ دغه باندے کوی یا دوئی پخپلہ کوی نو مونبر تہ د جی یو دوہ ورخو کبنے د دے مکمل ہغہ دغه را کری ، کہ چرتہ داسے خبرہ وی نو ہغہ د مونبر تہ او بنائی چہ پہ پچیس اضلاع کبنے پہ دوہ ضلعو کبنے دا موبائل نقصان کوی او باقی پہ تیس اضلاع کبنے نہ کوی ، نو مونبر خو نقصان نہ غوارو خو زما خیال دے جی ، زما د میان صاحب نہ ہم دا امید دے ، زما دا امید دے چہ ہغوی پہ ورخ دوہ کبنے دا معلومات او کری او مونبر تہ پہ دے ہاؤس کبنے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔

قائد حزب اختلاف: نو انشاء اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: ثناء اللہ خان میانخیل صاحب 18 اپریل 2011; جناب مولوی عبید اللہ صاحب 18 تا 23 اپریل 2011; انور سیف اللہ خان 16 تا 18 اپریل 2011; سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب 18 اپریل 2011; حاجی قلندر خان لودھی 18 اپریل 2011; جاوید عباسی 18 اپریل 2011; واجد علی خان 18 اپریل 2011۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Leave is granted.

(شور)

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Mufti Syed Janan and Mr. Ateeq-ur-Rehman, to please move their joint identical call attention notice. 539. Mufti Janan Sahib, first.

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہم آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ ضلع ہنگو کے دونوں حلقوں میں تعمیر خیر پختونخوا اور سی ایم سیشنل سیکر و دیگر فنڈز ابھی تک جوں کے توں پڑے ہوئے ہیں۔ اس بات سے ہم نے اعلیٰ حکام کو بار بار آگاہ کیا ہے، حتیٰ کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اس حوالے متعلقہ ذمہ داران کو تحریری آرڈر پیش کیا ہے مگر اب تک ان لوگوں نے جناب وزیر اعلیٰ کے احکامات کو بھی یکسر نظر انداز کیا ہوا ہے اور ضلعی حکام ہمارے فنڈز صرف کرنے میں لیت و لعل سے کام لے رہے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ڈی سی او کے ماتحت دفاتروں میں ایک ایک فائل مہینوں تک پڑی رہتی ہے، جب تک ان کی جیب گرم نہ کی جائے اس وقت تک فائل مزید کارروائی کیلئے آگے نہیں بھیجتے۔

زہ جی لبر غوندے دغہ او کرم جی، زہ یو منٹ؟ دا جی ما چہ کوم پروفارمے جمع کپی دی، ہغہ پروفارمے مے جی راوری دی۔ پہ 20/10 باندے جی ما د خیبر پختونخوا پروفارمہ جمع کرے دہ، پہ 21/11 باندے مو سی ایم سپیشنل سیکر جمع کرے دے جی۔ تقریباً د ہغے نہ بعد بیا پہ 10/03 باندے وقار الحسن صاحب تہ مو وئیلی دی، ڈی سی او تہ ئے تیلفون کرے دے، پہ 21/03 باندے مو بیا پہ وزیر اعلیٰ صاحب یو ڈائریکٹو ایشو کرے دہ چہ د مفتی صاحب چہ کوم فنڈ ایسار دے، دا مطلب، د دے دواہو حلقو والا د ریلیز کر لے شی۔ پہ 25 باندے جی د گیس میٹنگ وو، بیا مو کمشنر صاحب تہ درخواست کرے دے، تاسو تہ مو دا گزارش دے جی چہ دا کومہ خبرہ مو کرے دہ، د دے کاپی مونیر سرہ دہ جی، دا کاپی راسرہ دہ (کاغذات دکھاتے ہوئے) او دا مو بار بار ورتہ وئیلی دی، زہ بہ یو لسو پیرو نہ یر دی سی او صاحب دفتر تہ ورغلے یم چہ اوس دا ویرے ویرے خبرے بہ خہ کوؤ چہ خپلہ پردہ د خلقو پہ مخکبے دغہ کوؤ خودا جی

یہ یو فائل باندے ئے درے میا شتے بعد تیوس کرے دے چہ پہ دے باندے د شنے سیاہی مہر و ہلے شوے دے، پہ تورے باندے ئے ولے نہ دے و ہلے؟ او اوس جی وائی چہ مطلب دا دے مونر۔ تہ شناختی کارڈ ونہ مکمل نہ دی راغلی، شپیر میا شتے او شولے جی، نو تر اوسہ پورے پہ دے باندے مونر نہ پوہیرو۔ عتیق الرحمان بہ پرے ہم خبرے کوی۔

جناب سپیکر: جی، عتیق صاحب الرحمان صاحب۔

جناب عتیق الرحمان: محترم سپیکر صاحب، ہم آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ ضلع ہنگو کے دونوں حلقوں میں تعمیر خیر پختہ نخواستہ اور سی ایم سیشن سیک و دیگر فنڈز ابھی تک جوں کے توں پڑے ہوئے ہیں۔ اس بات سے ہم نے اعلیٰ حکام کو بار بار آگاہ کیا ہے، حتیٰ کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اس حوالے متعلقہ ذمہ داران کو تحریری آرڈر پیش کیا ہے مگر اب تک ان لوگوں نے جناب وزیر اعلیٰ کے احکامات کو بھی یکسر نظر انداز کیا ہوا ہے اور ضلعی حکام ہمارے فنڈز صرف کرنے میں لیت و لعل سے کام لے رہے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ڈی سی او کے ماتحت دفاتروں میں ایک ایک فائل مینوں تک پڑی رہتی ہے، جب تک ان کی جیب گرم نہ کی جائے اس وقت تک فائل مزید کارروائی کیلئے آگے نہیں بھجے۔

جناب سپیکر صاحب! مونر جی 2002 نہ تر نن پورے دا فنڈ ونہ تقسیموؤ او چہ کوم پانچ لاکھ روپو نہ کم وی، ہغے د پارہ مونر پراجیکٹ کمیٹی جو پروؤ او لوکل گورنمنٹ مشرانو تہ د دے خبرے بخوبی علم دے۔ جناب سپیکر صاحب، مونر نن چہ کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں، اس کا جواب آپ نے دینا ہے اور یہ منی اسمبلی بند کریں، قاضی صاحب۔

جناب عتیق الرحمان: سینیئر منسٹر صاحب ناست دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی سٹوڈنٹ کی حیثیت سے آپ سیکھ رہے ہیں، آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔ جی۔

جناب عتیق الرحمان: نو جی، زمونر Executing agency چہ کومہ دہ، ہغہ تی ایم اے ڈیکلیئر کرے دہ نو چہ کلہ مو تی ایم اے ڈیکلیئر شوے دہ، پکار نہ دہ چہ ڈی سی او ہغہ فنڈ ونہ خان سرہ پاتے کری، پکار دا دہ چہ ہغہ تول فنڈ ونہ دے تی ایم اے تہ واستوی او تی ایم اے د فائل تو فائل کوی، نہ کہ ڈی سی او ئے کوی۔ ڈی سی او سرہ یو یو فائل پہ میا شتو میا شتو پروت وی، د دوہ دوہ لکھو

سکیمونہ وی، ہغے د پارہ ورتہ خلق غی اورا غی، غی اورا غی، د دفتر چکرے
وہی حالانکہ ہغہ فائل مخکنبے کیری نہ۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ سائڈ سے جی کون؟ جناب بشیر بلور صاحب، آنریبل منسٹر، سینیئر منسٹر صاحب۔
جناب بشیر احمد بلور { سینیئر وزیر (بلدیات) } : جناب سپیکر صاحب! مفتی صاحب خبرہ
او کولہ او زمونہ ورور خبرہ او کپرو۔

جناب سپیکر: بی بی پلیر، پلیر، آپ تھوڑا سا، سینیئر منسٹر صاحب کھڑے ہیں، اتنا احترام تو کریں۔
سینیئر وزیر (بلدیات): دیکنبے چہ ماتہ کوم جواب راغلی دے، پہ ہغہ جواب کنبے
ہغوی دا وائی چہ یرہ داد یو پراجیکٹ لیڈر چہ وی، د ہغہ کمیٹی، ہغہ یو یو کس
چہ دے، ہغہ لہ دوہ دوہ، درے درے کمیٹی چیئرمینی ئے ور کرے دہ نو Legally
دا نہ شی کیدے، یو کس کہ ہغہ اوس سربراہی کوی، د ہغہ کمیٹی، دوئی وائی
چہ پینخہ لکھہ روپی نہ لس لکھو روپو پورے پراجیکٹ کمیٹی تہ تلے شی، دا
فیصلہ دہ د حکومت، دیکنبے زہ دا عرض کوم چہ بیا ما تہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: داد پانچ نہ دس لاکھ پورے کمیٹی، پراجیکٹ کمیٹی کیدے شی؟
سینیئر وزیر (بلدیات): او او، دس لاکھ پورے کمیٹی، پراجیکٹ کمیٹی جو ریدے
شی او ہغے کنبے پانچ لاکھ نہ دی، دیکنبے ماتہ ہغوی پورہ لسٹ را کرے
دے، کوم کوم سکیمونو کنبے چہ ہغوی وائی چہ یو یو کس تہ دوہ دوہ کسان
Nominate شوی دی، پہ دے وجہ دا لیت شوی دی خو زہ بیا ہم دے مفتی
صاحب تہ ریکویسٹ کومہ او خپل ورور تہ ہم ریکویسٹ کوم چہ دا، ما ہغہ بلہ
ورخ تیلی فون کرے وو، دا مفتی صاحب گواہ دے، دوئی راسرہ وو او موجود نہ
وو دی سی او، او ما بیا د ہغوی پی ایس تہ او وئیل، ما وئیل چہ ہر خنگہ چہ وی
آئندہ د پارہ داسے غفلت د او کپرو نو بیا بہ تپوس کوؤ او انشاء اللہ بیا بہ دوئی
کبئینی راسرہ، دے تہی بریک کنبے بہ ورسرہ خبرہ او کپرو۔

جناب سپیکر: تہی بریک کنبے جی، وروستو جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا بہ ورتہ وایو دی سی او صاحب تہ چہ مہربانی کوه
فائلونہ مہ ایساروہ او زر ترزہ فائلونہ او باسہ چہ د خلقو کاراوشی۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب، زہ د سینیئر منسٹر صاحب د جواب نہ مطمئن یمہ خو زما درخواست دا دے چہ پی سی او خہ کوی؟ چہ کلہ دا اختیار تی ایم اے تہ حوالہ شو نو بیا خود خامخا تی ایم اے تہ ور کپی چہ د خلقو کارونہ نہ لیت کیری، تی ایم اے پوہہ شہ او د علاقے د دیویلپمنٹ کار پوہہ شہ۔ ولے پی سی او صاحب یو یو فائل کوی او خان سرہ ئے ایسار کپی دی؟

جناب سپیکر: جی، جناب آزیبل منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): کار دا دے سپیکر صاحب، چہ پی سی او چہ دے ہغہ دے وخت دا یدہ منسٹریتر پہ حیثیت کار کوی ولے چہ ناظمین صاحبان، د دسترکت ناظم پہ خائے ہغہ کار کوی او بیا پی سی او ہم چہ دے، د دسترکت ناظم پہ خائے باندے، ہغہ ہم دا پی سی او کوی نو پہ دے وجہ باندے فائلونہ ہغوی تہ خی خو ہغوی تہ بہ دا او وایو چہ دا Expedite کپی او دا د زر تر زرہ ہلتہ ہغہ خلقو تہ د ملاؤ شی انشاء اللہ، دا بہ انشاء اللہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او اصلی خبرہ ہم دغہ دہ چہ ایساروی د نہ۔

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر صاحب! ما تہ پہ دے باندے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ دے باندے دیبیٹ نہ کیری پرویز خان، پہ دے دیبیٹ نہ کیری۔

Hafiz Akhtar Ali Sahib, to please move his call attention notice No. 541. Hafiz Akhtar Ali Sahib.

حافظ اختر علی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 2 سنگاؤ ضلع مردان جو کہ مکمل ہوا ہے لیکن پوسٹوں کی عدم منظوری کی وجہ سے ابھی لاکھوں روپے ضائع ہو رہے ہیں جو کہ لمحہ فکریہ ہے اور عوام الناس میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے، لہذا حکومت نوٹس لیکر عوامی تشویش کا آزالہ کرے۔

جناب سپیکر: جی جناب۔۔۔۔۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، مالہ یو منت را کپی جی۔

جناب سپیکر: بس دا ستیاف نشتہ پکبنے، د دغے جواب بہ۔۔۔۔۔

حافظ اختر علی: هغه خبره ڪنهنه صرف زه تاسو ته جي يو دغه او ڪر مه، اصل خبره۔
 شڪريه جي ستاسو ادا ڪوم خو خبره دا ده چه اوس خو په تاسو باند هه هم Ban
 اولگيدو چه تاسو به هم ڊائريڪشن نه ور ڪوئ نو اول خو Relaxation of ban
 پڪار ده (تالياں) دويم خبره جي دا ده چه اصل ڪنهنه مونڙه پخيله فنانس
 ته جي خو، هلته مو Pursue ڪر هه ده سيڪٽري ايجوڪيشن سره، جناب منسٽر
 صاحب محترم سره خو پته نه لگي، ده ده محڪمو د يو بل سره ڪو آڊي نيشن نشته۔
 اوس جي هغه سڪول چه ده موجوده صورتحال هه ده ده چه هغه د او بو نه ڊڪ
 شوه ده او Any time هغه زمين بوس ڪيد هه شي، لهدا مونڙه ستاسو په ساطت
 سره او دا خو زمونڙه فلور ده او دا خائيه زمونڙه د مسائلو د او چتولو ده نو
 پته نه لگي چه يره ڪه چر هه دلته هم پابندي اولگي نو چه بيا به دا مسائل ڪوم
 خائيه ڪنهنه او چٽيري؟

جناب سپيڪر: ميال صاحب!۔۔۔۔ (تقمه)

حافظ اختر علي: دا مونڙه درخواست ڪوڙ چه خصوصي طور ده ده نوٽس واغستله
 شي او دا لڪهونو روپي د ضائع ڪيدو نه بچ شي۔

جناب سپيڪر: شڪريه جي۔ سردار بابڪ صاحب۔ دا حافظ اختر علي صاحب، دره
 ڪاله تير شو خير ده مونڙه لڙ اوس هم ايزد ڪره ڪوڙ ڪنه، دا دره ڪالو ڪنهنه
 مونڙه لاخه نه دي ايزده ڪري۔ سردار بابڪ صاحب۔

جناب سردار حسين (وزير برائيه ابتدائي و ثانوي تعليم): شڪريه سپيڪر صاحب۔ سپيڪر
 صاحب، حافظ صاحب چه ڪومه مسئله راپورته ڪر هه ده، مونڙه خو په جواب
 ڪنهنه وئيلي هم دي چه فنانس ڊيپارٽمنٽ ته مونڙه خپل ڪيس لڙ لهه ده، مونڙه
 اوس سپيڪر صاحب، تاسو ته هم دا درخواست ڪوڙ چه دا حافظ صاحب چه ڪومه
 خبره ڪوي، دا ڊيره زياته Genuine خبره ده او اڪثر چه زمونڙه سڪولونه تيار شي
 او بيا مونڙه پي سي فور هم تيار ڪرو، ٽوپل پيپر ورڪ هم او ڪرو، هغوي بيا Petty
 او petty Minor observation لڪوي، حالانڪه ده لڙ ڪنهنه ما فنانس سيڪٽري
 صاحب سره پخيله ميٽنگ هم ڪر هه ده او ما ده هغوي په نوٽس ڪنهنه دا خبره
 راوسته ده چه دا Minor, minor چه تاسو Observation لڪوي، پڪار دا ده

چہ تاسو خپل نمائنده بیا هلته اولیږی چہ واقعی Physical verification او کړی
 ځکه چہ په لکھونو، په کروړونو روپۍ په سکول باندے اولگی او چہ په هغے ورغ
 هم تیریری نو هغه بیا خسته حال کیری او بیا هغه Maintenance او Repair، نو
 سپیکر صاحب، دیکنې به مونږ تاسو ته هم دا درخواست کوؤ که چرے دیکنې
 فنانس د پیارتمنت سره، زمونږ په پارت باندے مونږ کیس لیږلے دے او بیا هم د
 حافظ صاحب د پاره به سپیکر تری فنانس صاحب سره ملاؤ شمه او انشاء اللہ څه
 طریقہ به رااوباسو۔

جناب سپیکر: دا زما خیال دے بابک صاحب، که سپیکر تری فنانس او زمونږ
 ستیندنگ کمیټی د ایجوکیشن۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی جی۔

جناب سپیکر: او فنانس سپیکر تری، تاسو ورله ټائم کیږدئ او هغے کنبے به راشی،
 دا آنریبل ممبر به هم راشی چہ د چا چا سکولونه 'کمپلیټ' دی او پکنې د فنانس
 نه Approval پاتے دے۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: صحیح شو، صحیح شو۔

جناب سپیکر: Date ایښودل ستا کار شو جی او فنانس د پیارتمنت ته هدایت ورکړئ
 چہ بابک صاحب کوم ټائم کیښودو چہ په هغے باندے د ایجوکیشن ستیندنگ
 کمیټی هم کښینی او د سردار صاحب، د سردار بابک صاحب په خوبنه ټائم ترے
 واخلي جی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: صحیح شو۔ مهربانی، مهربانی۔

Mr. Speaker: Thank you.

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! زه تاسو ته خواست کوم چہ دا رول 124 د
 240 لاندے سسپنډ کړے شی او ماته اجازت را کړئ، زه یو قرارداد پیش کوم۔

جناب سپیکر: اودریری، که یو منټ صبر او کړئ چہ دا ټاپک ختم شی۔ عبدالاکبر۔
 یو پاتے دے۔ یو منټ جی۔

Abdul Akbar Khan, please move your call attention notice No. 545

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میرا جو کال اینشن نوٹس ہے، یہ تو بہت معصوم اور Simple سا ہے اور میرے خیال میں اس سارے ہاؤس کے ساتھ اس کا تعلق بھی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ خیبر پختونخوا ہاؤس میں کام کرنے والے ملازمین کا سروس سٹرکچر نہ ہونے کی وجہ سے ان ملازمین میں بے چینی پیدا ہوئی ہے، لہذا اس اہم مسئلے پر توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر، فرنٹیئر ہاؤس یا نور دغہ کبنے چہ کوم کسان کار کوی، ہغوی کہ شل کالہ نوکری اوکری، کہ پینخویشت کالہ نوکری اوکری، چہ پہ کوم پوست باندے بھرتی شوے وی، ہم پہ ہغہ پوست باندے، پہ ہغہ گریڈ کبنے ہغہ ریتائر کیبری او زما خیال دے تول آنریبل ممبرز چہ ہلتہ کبنے اسلام آباد تہ خی نو تول ہلتہ کبنے پہ دغہ فرنٹیئر ہاؤس کبنے پاتے کیبری نو زما بہ حکومت تہ درخواست وی چہ ہغوی لہ خہ سروس سٹرکچر جوڑ کری یا د چا سرہ ئے سروس سٹرکچر کبنے Attach کری چہ کم از کم د نور چا خہ پروموشن کیبری یا گریڈ ئے اپ گریڈ کیبری چہ دا د ہغوی ہم کیبری۔

جناب سپیکر: دا ہدو چا سرہ Attach نہ دی؟

جناب عبدالاکبر خان: او جی۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

پیر سٹراشد عبداللہ (وزیر قانون): بالکل جی او بہ ئے کرو انشاء اللہ۔ پہ دے باندے بہ کبنینو او دوی سرہ بہ ہم پرے خبرے اوکرو۔ ہغوی د خہ Representation ہم راوری او بالکل بہ پہ دے باندے بہ دغہ اوکرو جی۔

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل بشیر بلور صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، ماتہ مو کہ لبرہ موقع راکرہ۔

جناب سپیکر: او دربرئی، تاسو خہ وایئی جی؟

قاعدہ کا معطل کیا جانا

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زما دا ریکویسٹ دے چہ دا رول 124 د 240 لاندے د سسپنڈ کرے شی او ماتہ اجازت راکرئی، زہ یو قرارداد پیش کول غوارم او زہ خواست کومہ خپل دے ملگرو تہ چہ هغوی د تاسو تہ اجازت درکری، ماتہ چہ زہ دا قرارداد پیش کرم۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! داسے کار دے چہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): خیر دے تاسو د هاؤس نہ تپوس اوکری چہ ماتہ اجازت راکوی نوزہ به ئے پیش کرم او کہ ماتہ اجازت نہ راکوی، مہ کوی۔
جناب سپیکر: اودریرہ جی چہ اول خو هاؤس نہ پتہ اوکرو۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، ستاسو پہ وساطت سرہ زہ دے بشیر بلور صاحب ورور تہ دا درخواست کوم او دا وایم چہ بشیر بلور صاحب زمونرہ ڊیر ذمہ وار منسٹر دے او دیوے پارٹی پارلیمانی لیڈر ہم دے، دا صوبہ پہ ڊیرو مرحلو کنبے د بنہ روایاتونہ تیرہ دہ او د دے روایات داسے دی چہ کلہ داسے اہم خبرہ چہ ملکی وی یا د صوبے وی نو پہ هغے کنبے د اپوزیشن سرہ خامخا کنبینی، چہ چرتہ ہم دے صوبائی گورنمنٹ تہ پہ فلڈ کنبے خبرہ راغلی دہ، پہ هغے باندے اوشی۔ اوس دے بہ پہ ڊرون باندے مونرہ، کم از کم زما خیال دے پہ هغے کوی۔ ماتہ دا ہم پتہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریرہ چہ قرارداد پیش شی۔

قائد حزب اختلاف: ماتہ دا ہم پتہ دہ چہ نن سبا دا ڊرون والا خبرہ خوک اوچتوی او چا چا تہ اشارے دی، حکومت۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member and Minister to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Member, Minister are allowed to please move thier resolution.

قرارداد

جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

جناب سپیکر: Ji one by one، اکرم خان درانی صاحب۔ (محترمہ نگہت یا سمن اور کرنی سے) پھر آپ۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب! مجھے اندازہ تھا کہ بشیر بلور صاحب جو پیش کرنا چاہتے ہیں، میں اس کی پہلے سے وضاحت کرنا چاہتا تھا۔ ہم تو ہمیشہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس ملک کے جو حالات ہیں، اس صوبے کے جو حالات ہیں اور جن حالات کا ہم نے سامنا کرنا ہے اور یہاں سے کہیں پہ بھی جب بات آتی ہے تو یہی بات ہوتی ہے کہ اس کو ہم ملکر کریں گے، کسی ایک پارٹی کی بس کی بھی بات نہیں ہے، مجھے اندازہ نہیں کہ آج ایک اہم پارٹنر جو کہ پی پی پی بھی ہے گورنمنٹ کا، اس کو بھی علم نہیں ہے اور صرف اے این پی کی طرف سے ڈرون حملوں کی ایک قرارداد دلانا، میرے خیال میں نہ تو اس ایوان کی روایات ہیں، نہ اس ایوان میں کبھی اس طرح ہوا ہے کہ دو پارٹیاں جو ایک ہی ساتھ چل رہی ہیں، حکومت میں بھی شامل ہے، وزراء بھی ہیں اور ایک کو علم ہو اور دوسرے کو نہ ہو، میرے خیال میں اس وقت جو سنگین مسئلہ ہے، ہم نے تو ہمیشہ اس کی مذمت کی ہے، میڈیا کے ذریعے بھی، الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے بھی، پریس کے ذریعے بھی، میرے خیال میں یہ ہمارے ملک کی داخلی خود مختاری پر ایک وار ہے اور یہاں پر ہماری وفاقی گورنمنٹ بھی کہتی ہے کہ ہم نے اجازت نہیں دی ہے، پروانٹل گورنمنٹ کا تو ایریا نہیں ہے، وفاق کے ساتھ ہے۔ ابھی ہماری فوج بھی اس کے خلاف ہے کیونکہ اس پر کیانی صاحب کی بھی Statement آئی ہے۔ اگر اس کے باوجود کہ صدر پاکستان بھی اس کی مذمت کریں، اس ملک کا وزیر اعظم بھی مذمت کریں، صوبے کا چیف منسٹر بھی مذمت کریں، آرمی کا چیف بھی مذمت کریں، اداروں کے سربراہان بھی مذمت کریں تو ہمارے لئے تو بڑی شرمندگی کی بات ہے کہ ایک بات پر پورے ملک کے عوام (تالیاں) پورے ملک کے ادارے، سب کا اتفاق ہے، اس سے تو کوئی اختلاف کا سوچ بھی نہیں ہو سکتا۔ اگر ملک کی سلامتی کی بات ہو، دوسرا ملک اس پہ وار کرے اور اس پر کوئی خاموش رہے تو وہ اس مٹی کا غدار ہے، (تالیاں) اس پر ہم خاموشی اختیار نہیں کر سکتے۔ پاکستان کی سرزمین خواہ وہ فانا ہو یا یہاں پر Settle area ہو، ہمارے آباء و اجداد نے بھی اس پہ قربانیاں دی ہیں اور اس ایوان کے، بہت معزز ایوان کے ممبرز جو ہیں، اس کا شکر رہے ہیں لیکن مجھے دکھ اس پر ہوا کہ ملک کی سلامتی پر ایک وار ہے، ہمارے ٹرانسبل علاقے پر ایک وار ہے، ہمارے Settle علاقے میں بھی یہ داخل ہو گا اور نہ یہاں پر اپوزیشن کو اس مسئلے پر اعتماد میں لیا جا رہا ہے،

ہم بشیر بلور صاحب کی قرارداد کی مکمل حمایت کرتے ہیں، ہم بشیر بلور صاحب کی اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ (تالیاں) لیکن ایک بات ہے، مجھے یہ بتایا جائے کہ اگر ملک کا پریذیڈنٹ بھی نہیں چاہتا، پرائم منسٹر بھی نہیں چاہتا، آرمی کا چیف بھی نہیں چاہتا، اداروں کے سربراہ بھی نہیں چاہتے، چاروں چیف منسٹرز بھی نہیں چاہتے تو ہم کیوں بے بس ہیں کہ ہم اس کو روک نہیں سکتے؟ (تالیاں) تو میرے خیال میں اس کی ہم حمایت بھی کرتے ہیں، ساتھ کھڑے ہیں لیکن مجھے کم از کم اپنے دوستوں سے اس کی توقع نہیں ہے کہ اس اصل مسئلے پہ وہ جانتے ہوئے اپوزیشن اور اپنی پارٹی کے لوگوں کو نظر انداز کریں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس پہ ہمیں بھی بولنے کا موقع دیا اور میرے خیال میں (ن) والے بھی چاہتے ہیں، (ق) والے بھی چاہتے ہیں اور باقی ممبران بھی چاہتے ہیں، پیپلز پارٹی (شیرپاؤ) والے بھی، تو سب کو موقع دیں اور اس کے بعد ہم مکمل اتفاق رائے سے اس کو پاس کریں۔

جناب سپیکر: نگہت اور کرنی بی بی۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی بی بی: جناب سپیکر صاحب! بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہونے کے ناطے آپ ہمارے اپوزیشن کی ہی طرف سے اور میرا خیال ہے ہم سب لوگوں کی طرف سے یہ بات کہ آپ انصاف کی کرسی پر بیٹھے ہوئے آج تیسرا سال جب مکمل ہو گیا اور ہم چوتھے پارلیمانی سال میں جب جارہے ہیں، اس پاکستان میں، اس خیبر پختونخوا میں، میں آپ سے یہ توقع کروں گی کہ آپ انصاف کریں گے کہ جب بھی ایسا کوئی موقع پاکستان یا خیبر پختونخوا کے حوالے سے کسی بھی قرار داد پر آیا جو کہ پاکستان کی سالمیت کے خلاف، جو کہ خیبر پختونخوا کی سالمیت کے خلاف ہوا، اس پہ تو ہمیں ہر وقت، کیونکہ اس وقت ڈکٹیشن نہیں ہوتی تھی کہ اس وقت جب ہم کہتے تھے، میں بہ بانگ دھلہ ماں سے بات کروں گی کہ جب میں بشیر بلور صاحب کے پاس ایک پیپر لے کر جاتی تھی تو کہتی تھی کہ جی امریکہ کے سفیر کو طلب کیا جائے تو وہ کہتے تھے نہیں جی، اس کو تھوڑا سا نرم کر دیں، اس کو تھوڑا سا نرم کر دیں، اس کو تھوڑا سا نرم کر دیں، آج وہی دن آیا جب ڈکٹیشن کہیں سے آگئی تو آج بشیر بلور صاحب اس کو سخت الفاظ میں اور Even یہ ہمارے ہاؤس کے بہت سے ممبران جن کے لاکھوں ووٹرز ہیں، وہ یہاں پہ اس دہشت گردوں کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں، ان کے بچے، ان کے خاندان، میں سمجھتی ہوں کہ یہاں پر آج وہ نہیں ہیں، کل ہم بھی یہاں نہیں ہوں گے کیونکہ ان دہشتگردوں کے خلاف ہم نے، پاکستان مسلم لیگ نے،

پاکستان مسلم لیگ کی قیادت نے، اس کے ورکروں نے، اس کے ممبروں نے، اس کے ایم پی ایز نے، ان کی خواتین نے ہر جگہ یہ یہ آواز اٹھائی ہے کہ دہشت گرد قاتل ہیں، دہشت گرد انسانیت کے قاتل ہیں اور اس پہ ہم نے ہر قرارداد کی آپ کے ساتھ حمایت کی ہے لیکن میں کیا آپ کے توسط سے بشیر بلور صاحب سے یہ پوچھ سکتی ہوں کہ آج اپوزیشن کو کنارہ کش کیسے کر دیا گیا؟ ہم پاکستان مسلم لیگ، یہاں پہ بیٹھے ہوئے پاکستان مسلم لیگ کے ہر ایم پی اے، اس کے ورکرز پورے خیبر پختونخوا کے ورکرز جو ہیں تو وہ بشیر بلور صاحب کی اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتے ہیں کیونکہ یہ ہمارے صوبے کیلئے، یہ ہمارے پاکستان کی سالمیت کے خلاف ہے اور جناب سپیکر صاحب، امریکہ جیسے بد معاش سے ڈرنا، میں تو کہتی ہوں کوئی مسلمان جو ہے، وہ اگر مسلمان ہے تو وہ کسی بھی امریکن سے اور کسی بھی امریکہ سے، کسی بھی ڈکٹیشن لینے والوں سے نہیں ڈرے گا جناب سپیکر صاحب اور خاص کر دہشت گردوں سے جن کو میں نے بہ بانگ دھل یہ کہا ہے کہ وہ قاتل ہیں، انسانیت کے قاتل ہیں، وہ لوگ نہ تو انسان ہیں اور نہ ہی مسلمان ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، آج ہمارا دل جو ہے، وہ اس بات پہ دکھا کہ بشیر بلور صاحب نے کہا کہ یہ ہمارا کیلئے کا کام نہیں ہے، اس صوبے خیبر پختونخوا کی دہشت گردی کو سنبھالنے میں اپوزیشن نے بھی ان کا ساتھ دیا جناب سپیکر صاحب لیکن اس کے باوجود آج انہوں نے ہمیں اس قرارداد میں شامل نہ کر کے، ہم قرارداد میں شامل ہو گئے کیونکہ ہماری بات میڈیا پہ آگئی، ہماری بات کا خیبر پختونخوا کے لوگوں کو پتہ چل گیا، ہماری بات کا پاکستان کے تمام لوگوں کو پتہ چل گیا کہ ہم ڈرون حملوں کے خلاف ہیں اور میں پریذیڈنٹ آف پاکستان سے، میں وزیر اعظم سے، میں وزارت خارجہ سے، میں چیف آف آرمی سٹاف سے یہ درخواست کروں گی، میں چیف جسٹس سے بھی یہ درخواست کروں گی کہ امریکہ بد معاش، جو کہ امریکہ کا سفیر بیٹھا ہوا ہے اس کو بلا کر کما جائے کہ یا تو اس وطن سے نکل جاؤ یا ڈرون حملے بند کر دیئے جائیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ پی ایم ایل (این) کی طرف سے ایک بندہ، یا آپ بولیں گے یا وہ بولے گا۔
 جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ پی ایم ایل (این) کی طرف سے سر میں شروع میں یہی کہہ رہا تھا کہ بشیر بلور صاحب اور عبدالاکبر خان صاحب جب ادھر ادھر بھاگ رہے تھے تو مجھے شک پڑا تھا کہ یہاں کوئی Conspiracy ہو رہی ہے، تو میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں وہ یہ بات نہیں تھی، وہ اور بات تھی، وہ میں نے بھیجا تھا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: بہر حال جو بھی تھی لیکن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ہاؤس کا Internal ایک معاملہ تھا میں نے بھیجا تھا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: بہر حال جو بھی تھا میرا ذہن یہی کہہ رہا تھا کہ اس معاملے میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں وہ نہیں تھا، وہ نہیں تھا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: بہر حال سر ہم پی ایم ایل (این) شروع سے ڈورن حملوں کے خلاف ہیں بلکہ آج اگر آپ دیکھ رہے ہیں، شہباز شریف نے Openly یہ کہا ہے کہ اس بارے میں آپ چین سے اگر کوئی مدد لینا چاہتے ہیں تو چین سے ہم مدد لیں گے لیکن افسوس کی بات ہے کہ آج بشیر بلور صاحب جب کوئی اس قسم کی قرارداد ایوان میں پیش کرتے ہیں تو سب کے سب یہ آپس میں بٹھا کر مشورہ کر لیتے ہیں کہ یہ قرارداد لانا چاہتے ہیں، افسوس کی بات ہے کہ یہ کریڈٹ لینا چاہتے ہیں کہ ڈرون حملے بند کرنے والے صرف ہم ہیں لیکن میں یہاں پہ ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ پی ایم ایل (این) اور باقی جتنے بھی اپوزیشن والے ہیں، وہ سارے بھی، جتنے بھی ہیں سارے یہی چاہتے ہیں کہ ڈرون حملے بند کریں لیکن افسوس جب انکو ڈکٹیشن مل گئی ہے کہ آپ یہ قرارداد پاس کر کے لے آئیں تو انہوں نے اپوزیشن کو ساتھ ہی نہیں ملایا لیکن بس میں اپنے میڈیا کو بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس ڈرون حملے بند کرنے میں ہم اس قرارداد میں شامل

ہیں۔ Thank you very much, Sir-

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بس دا ستاسو د پارتی نہ اوشو جی۔ اوریرہ یو منت دا دغہ اووائی،

دا شیرپاؤ والا محمد علی خان۔

جناب محمد علی خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ زہ چہ درانی صاحب کوم دغہ اوکرو، د ہغے مکمل تائید کومہ۔ مونبرہ تول د دے، سیاسی پارٹی تولے د دے خلاف دی، اپوزیشن والا، چہ کوم دا وحشیانہ کار د خو کالونہ راروان دے، د دوی خو بنہ دہ نن را بیدار شو، نن را بیدار شو او مونبرہ د دے مکمل تائید کوؤ د ڊرون حملو بندی د سرہ خو دا درخواست ہم کوؤ چہ دا خہ تاسو اوس وائی، لاتعداد کبنے وائی، دا پکار وہ چہ دا، تی وی کبنے کوم ستاسو دا ڊیبیٹ چلیری، ہغے کبنے ہم دا تاسو کسان راخی او دوی ئے حمایت کوی د دے ڊرون حملو، نوپکار دہ

چہ ہلتہ ئے ہم مخالفت کوی، صرف دا نہ چہ اوس د خہ د مجبور و د وجے نہ دا
پیش کوی خو بہر حال مونر ئے پورہ پورہ حمایت کوؤ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، ستاسو ڀیره شکریہ۔ د ٲولو نہ اول جی زہ
رہنتیا خبرہ دہ چہ بشیر خان زمونر مشر دے او د ہغوی نیت ڀیر صفا دے چہ دا
قرار داد ئے پیش کرے دے، زہ د اپوزیشن د ورونرو ڀیر مشکور یمہ چہ ہغوی
ڀیر پہ بنہ انداز کبنے د خپلو خیالاتو اظہار ئے ہم او کرو او د قرار داد ملگرتیا
ئے ہم او کرہ، دا ہسے ہم مطلب دا دے د ٲولو شریک شو، د اسمبلی پراپرتی
دہ، د ٲولو پکبنے خپلہ خپلہ حصہ دہ او یقیناً چہ ٲول عمر مونر دوئ پہ اعتماد
کبنے اغستی وو، دا نن داسے قرار داد وو چہ د بشیر خان مطلب دا دے یقینی
خیال وو چہ خبرہ بہ کوم، دوئ بہ وائی 'او'، دیکبنے داسے خہ خبرہ وہ، د
مخکبنے نہ معلوم موقف وو۔ پہ دے بنیاد باندے زہ د اپوزیشن د ملگرو مشکور
ہم یم چہ د خپلو خیالاتو اظہار ئے ہم او کرو او یقیناً چہ ڀیر د نیک جذباتو اظہار
ئے او کرو، او داسے نہ دہ، د ڀرون اٲیک چہ کوم دے، مونر ورسرہ ڀیرے
خبرے نورے ہم، دا قرار داد مونر ڀیر پہ بنہ طریقہ پیش کرے دے چہ ٲول ملگری
پرے متفق شی، دے سرہ وړاندے وروستو خبرے ہم شتہ۔ مونر وایو چہ ڀرون
اٲیک ٲیکنالوجی د پاکستان زمونر فوج سرہ Share کرے شی او زمونر چونکہ د
ڀرون اٲیک تاثر دا دے چہ بہرنی دنیا او ملکونہ زمونر پہ ملک کبن مداخلت
کوی، دا یو آزاد مملکت او آزاد قام چرے برداشت کولے نہ شی، مونر د دے
خاورے پیداوار یو، د دے بچی یو، چہ پہ دے باندے د ہر طرف نہ او ہر خوک
گزار کوی، مونر بہ د ہغے مخالفت کوؤ، کہ ہغہ د ڀرون اٲیک پہ شکل کبنے
وی او کہ ہغہ پہ بل شکل کبنے وی (ٲالیاں) لہذا زمونر یو ستیندر ڀر ڀالیسی
دہ، زہ وایمہ چہ بشیر خان زمونر مشر دے، پکار دہ چہ د اپوزیشن شکریہ ادا
کری چہ مونر سرہ شریک شو۔ آئندہ د پارہ چہ دغہ رنگ خبرہ راخی نو ٲول بہ پہ
ورورولئی باندے داسے شریکہ خبرہ کوؤ۔ ڀیرہ مہربانی او شکریہ۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زہ د درانی صاحب او د ټولو ملگرو مشکور یمہ۔ درانی صاحب دا داسے خبرہ وه چه ډرون حملے څنگه چه زمونږ اپوزیشن لیډر هم اووئیل، د مسلم لیگ مشر (ن) والا هم اووئیل، شیرپاؤ مشر هم اووئیل او د (ق) لیگ مشر هم اووئیل چه ما دا، خو داسے خبره ده چه په دے باندے د چا اختلاف وی، زمونږ خو دا خیال وو چه زه به ئے پیش کړمه او دوئ به ټول دا Appreciate کړی خو نه پوهیږم چه دوئ ولے په دے خفه شول؟ زه ورته دا وایم چه دا ډرون حملے چه دی، زما دا ایمان دے او زمونږ د حکومت پالیسی ده، زمونږ د پارټی پالیسی ده، زمونږ د دواړو د مرکز او د صوبے هم دا پالیسی ده چه مونږ خپله صوبه کنبے، مرکز کنبے د هیچا Interference نه منو، که هغه امریکه وی که هغه روس وی، که هغه هر یو ملک وی۔ مونږ دا وایو چه دا زمونږ ملک دے او د دے فیصلے به انشاء الله خپله حکومت کوی او په عوامو به کوی، دا نه ده چه مونږ د هغوی خبره او منو، مونږ همیشه د دے مخالفت کړے دے او دا زه تاریخ نه دهر اول غواړم چه دا چرته نه روان شوی دی او د چا په وینا شوی دی، چا ورله Permission ورکړے وو، هغه زه خبرے نه کول غواړم چه هغه تاسو ته څه حالات داسے دغه شی۔ زه به خواست او کړم خپل ملگرو ته چه زمونږ کوشش دا دے چه مونږ دا خپل ملک، خپل بچی بیچ کړو او مونږ همیشه دا وئیلی دی چه زمونږ یو آواز دے، دا حکومت دا Terrorism، دا دهشتگردي مونږ نه شو ختمولے کوم وخت پورے چه زمونږ دا ټول ملگری، ټول سیاسی جماعتونه چه هغه پارلیمنټ ته ځی او پارلیمنټ نه بهر دی، چه مونږ یو شو نو هله به دا شه مونږ ایسارولے شو۔ زه به د دوئ شکر گزار یمه چه دوئ Unanimously دا پاس کړی او دا زمونږ د صوبے د پاره، د ملک د پاره او ما دیکنبے دا هم وئیلی دی، ریکویسټ مے کړے دے فیدرل گورنمنټ ته چه سفیر را اوغواړه، سفیر ته او وایه چه آئنده داسے کار اونه شی او ټیکنالوجی د مونږ ته را کړے شی چه مونږ خپله فیصلے پخپله او کړو او هر طریقے سره د دے مخالفت او کړو۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applauses)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا نصابی کتب کی نگرانی اور معیاری تعلیم کی پرورش مجریہ

2011 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Elementary and Secondary Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House 'the Khyber Pakhtunkhwa Supervision of Curriculum Textbooks and maintenance of standards of Education Bill, 2011'.

Mr. Sardar Hussain (Minster for Elementary & Secondary Education): Thank you, Mr. Speaker. I beg to introduce 'the Khyber Pakhtunkhwa Supervision of Curriculum Textbooks and maintenance of standards of Education Bill, 2011'. Thank you, Sir.

Mr. Speaker: It stands introduced.

تحریک التواء نمبر 263 پر بحث

Mr. Speaker: Honourable Abdul Akbar Khan, to please start discussion on your adjournment motion No. 263, already admitted for discussion under rule 73 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کا اور اس ہاؤس کا مشکور ہوں کہ اس دن جو میں نے ایڈجرنمنٹ موٹن اس ہاؤس میں پیش کی تھی، اس کو اس ہاؤس نے Unanimously Admit کیا تھا اور آج اس پر ڈسکشن ہے۔ جناب سپیکر، یہ اس ملک کا ایک سب سے بڑا ایٹو بن گیا تھا، بلکہ بن گیا ہے کہ جو ہائر ایجوکیشن ہے، اس کو 18th Amendment کے تحت کنکرنٹ لسٹ چونکہ ختم ہو گیا، اس کو صوبوں کے حوالے کیا گیا اور اس پر ہائر ایجوکیشن کمیشن نے اتنا اوپلا شروع کر دیا کہ ان سارے یونیورسٹیز کو اپنے ساتھ ملا لیا، بلکہ یونیورسٹیز کو چھوڑیں جناب سپیکر، ان سٹوڈنٹس کو بھی اپنے ساتھ ملا دیا اور ان سے جلو میں نکلوا دیں کہ جی، آپ کے سکالرشپ، جو فارن سکالرشپس ہیں وہ ختم ہو جائیں گے، آپ کے سیلیبس ختم ہو جائیں گے اور وہ جلوسوں پہ جلو میں نکال رہے تھے کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے ختم ہونے سے یہ سارا جو سسٹم ہے، یہ ساری ایجوکیشن تباہ ہو جائے گی۔ جناب سپیکر، ایک بات حیرانگی کی ہے کہ

جب 18th amendment پر ڈیڑھ سال تک ڈسکشن ہوتی رہی تو 18th amendment میں اور اس میں ساری سیاسی پارٹیوں کے نمائندے شامل تھے، ساری پولیٹیکل پارٹیز کے نمائندے اس میں شامل تھے اور ڈیڑھ سال تک اس پر Deliberation ہوتی رہی اور پھر جب یہ 18th amendment اسمبلی میں آئی تو اسمبلی نے بھی اس کو Unanimously پاس کیا۔ پھر جب یہ سینٹ میں آیا تو سینٹ نے بھی اس کو Unanimously پاس کیا۔ اس وقت تو سینٹ میں اور نیشنل اسمبلی میں کسی نے اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائی لیکن جناب سپیکر، جب سب کچھ ہو گیا تو اس کے بعد اس کے خلاف آوازیں اٹھنی شروع ہو گئیں۔ اب اگر حکومت اس کو Change بھی کرنا چاہے تو اس کا مطلب ہے کہ حکومت ایک اور Constitutional amendment لائے گی۔ حکومت آج بیسویں آئینی ترمیم لائے گی اس کے بعد اپنے ہی فیصلے کو واپس کرے گی اور آج مجھے خوشی ہے کہ ہمارے ایجوکیشن منسٹر نے جو بل Introduce کیا، یہ بھی 18th Amendment کی وجہ سے ہو گیا کہ 18th Amendment کی وجہ سے سلیبس اور یہ Curriculum آپ کے صوبے کے حوالے ہو گیا۔ جناب سپیکر، اس کا حوالہ دیتے ہوئے میں آپ کا جو پرانا آرٹیکل 124 تھا، اس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، یہ لیجسلیٹیو پاور کا ڈسٹریبیوشن ہے، اس کا میں آرٹیکل 142 کا جو سب آرٹیکل (b) ہے، اس میں:

“Majlis-e-Shoora (Parliament)], and a Provincial Assembly also, shall have power to make laws with respect to any matter in the Concurrent Legislative List;”

جناب سپیکر، اس وقت جو 18th amendment سے پہلے آرٹیکل 142 تھا، اس میں یہ تھا۔ چونکہ اس میں کنکرنٹ لسٹ موجود تھی تو اس میں یہ لکھا گیا تھا کہ کنکرنٹ لسٹ پر لیجسلییشن پر او نشل اسمبلیز اور مجلس شوریٰ دونوں اس پر لیجسلییشن کر سکتی ہیں لیکن اس پر ایک Bar لگا دیا گیا، آرٹیکل 143 کے تحت اس میں ہماری صوبائی اسمبلی کے جو پاورز ہیں، اس پر ایک Bar لگا دیا گیا:

“If any provision of an Act of a Provincial Assembly is repugnant to any provision of an Act of [Majlis-e-Shoora (Parliament)] which [Majlis-e-Shoora (Parliament)] is competent to enact, or to any provision of any existing law with respect to any of the matters enumerated in the Concurrent Legislative List, then the Act of [Majlis-e-Shoora (Parliament)], whether”

اب یہ بڑا Important لفظ ہے

“whether passed before or after the Act of the Provincial Assembly, or, as the case may be, the existing law, shall prevail and the Act of the Provincial Assembly shall, to the extent of the repugnancy, be void.”

جناب سپیکر، اس میں Bar لگا دیا گیا کہ اگر مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) ایک قانون پاس کرتی ہے اور صوبائی اسمبلی نے اگر اس پارلیمنٹ کے پاس کیے ہوئے قانون سے پہلے کوئی قانون پاس کیا ہے یا بعد میں کیا ہے لیکن اگر وہ اس کے Repugnant، اس کے متضاد ہے تو نیشنل اسمبلی کا، پارلیمنٹ کا جو قانون ہے، وہ رہے گا۔ چونکہ ہائر ایجوکیشن کمیشن ایک آرڈیننس اور ایک لاء کے تحت قائم کیا گیا تھا، اس لحاظ سے صوبائی اسمبلی کے پاس کوئی اختیار نہیں کہ وہ اس پر لیجسلیشن کر سکے کیونکہ Already an existing law مجلس شوریٰ اور پارلیمنٹ میں Already ایک لاء موجود تھا تو صوبائی اسمبلی اس پر قانون سازی نہیں کر سکتی تھی اور جناب سپیکر، اب اگر آپ اسی میں، جو کنکرنٹ لسٹ کی بات ہے، اس میں جناب سپیکر اگر آپ آئٹم نمبر 38 پر جائیں تو Curriculum, Syllabus, Planning, Policy, Centre of excellence and Standard of Education، یہ ساری چیزیں جو میں نے بیان کیں، یہ کنکرنٹ لیجسلیٹیو لسٹ میں ہیں اور جو میں نے آرٹیکل 143 پڑھا، اس کے مطابق صوبے کے ساتھ اگر مرکز کا قانون ہے تو صوبہ اپنی کوئی قانون سازی نہیں کر سکتا، نہیں کر سکتا اور اگر کر بھی لے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ چونکہ 18th Amendment سے پہلے کنکرنٹ لسٹ موجود تھا، اس لحاظ سے ہائر ایجوکیشن کمیشن کا جو ایکٹ یا قانون ہے، وہ موجود تھا تو ان ساری چیزوں کیلئے وہ کام کرتے تھے اور ہمارے صوبے کے ساتھ کوئی اختیار نہیں تھا لیکن جیسے ہی 18th Amendment آئی تو جناب سپیکر، اس کا جو آرٹیکل 142 ہے، جو نئی 18th amendment کے بعد آیا ہے، چونکہ کنکرنٹ لسٹ ختم ہو گئی، اس میں یہ ہے کہ: Subject to paragraph (b), a Provincial Assembly shall, and Majlis-e-Shoora (Parliament) shall not, “Subject to paragraph (b), a Provincial Assembly shall, and Majlis-e-Shoora shall not, have power to make laws with respect to any matter not enumerated in the Federal Legislative List.” یعنی فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ میں جو چیزیں نہیں ہیں، اس میں مجلس شوریٰ کا اختیار ختم ہو گیا، اب پارلیمنٹ کا اس میں اختیار ختم ہو گیا، وہ سارے صوبوں کو ٹرانسفر ہو گئے ہیں اور چونکہ کنکرنٹ لسٹ Abolish ہو گئی اسلئے

اب دوسری لسٹ نہیں ہے، صرف ایک لسٹ ہے، فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ، تو فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ میں جو چیزیں ہیں، اس پر مجلس شوریٰ لیجسلییشن کر سکتی ہے اور فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ کے علاوہ جو بھی چیزیں ہیں، اس پر صوبائی اسمبلی کو یہ اختیار 18th Amendment کا کمال ہے اور میں مبارکباد دیتا ہوں ساری پولیٹیکل پارٹیز کو کہ 18th Amendment کو پاس کرنے کے بعد یہ اختیار صوبے کے پاس آیا ہے۔ اب جناب سپیکر، ایک سوال پیدا ہوتا ہے، اب سوال یہ ہے اور یہ لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات آرہی ہے، چونکہ ابھی تک ہائر ایجوکیشن کمیشن کا جو ایکٹ ہے، وہ موجود ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جو فارن سکالر شپس ہیں یا فارن ٹریننگز ہیں یا اور جو چیزیں ہیں ہائر ایجوکیشن میں، Naturally وہ صوبوں کے بس کی بات نہیں ہے، Naturally صوبے وہ نہیں کر سکتے تو جناب سپیکر، 18th Amendment والوں نے اس طرف بھی نظر رکھا ہے، انہوں نے اس چیز کو بھی نظر انداز نہیں کیا ہے اور میں ابھی جو لسٹ آئی ہے، میں اس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کانسٹی ٹیوشن کا جو 209 page ہے، اس کی طرف آپ دیکھیں، 209، یہ فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ ہے، اس میں آپ جناب سپیکر، 16 اور 17 نمبر یہ دونوں آئٹمز ہیں، میں ان کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ایک منٹ، ایک منٹ۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ کے پارٹ I کی بات کر رہا ہوں۔ یہ 16 کو آپ دیکھ لیں، اس میں کہتے ہیں، یہ سر، فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ میں ہے جس پر صوبائی اسمبلی کا اختیار نہیں ہے، صرف مجلس شوریٰ کا اختیار ہے۔ اس میں ہے:

“Federal agencies and institutes for the following purposes, that is to say, for research, for professional or technical training, or for the promotion of special studies”.

جناب سپیکر: یہ پرانے میں ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں نہیں، نئے میں، نئے میں ہے، 209:Page 209۔

Mr. Speaker: Federal agencies and institutes for the following -----.

جناب عبدالاکبر خان: پارٹ I Page 209 پر 16 آیا ہے۔

Mr. Speaker: Purposes, that is to say, for research, for professional or technical training, or for the promotion of special studies.

جناب عبدالاکبر خان: ہاں تو اس کا مطلب ہے، ان لوگوں کا، اچھا اس میں پھر جو آپ 17 دیکھیں، اسی میں 17 دیکھیں: "Education as respects Pakistani students in foreign countries and foreign students in Pakistan".

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، تو 16 اور 17 کو چونکہ یہ پہلے لیجسلیٹیو لسٹ میں بھی نہیں تھے، کنکرنٹ لسٹ میں بھی نہیں تھے، اب جناب سپیکر، اس کو فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ کا حصہ بنا دیا گیا، اس کا مطلب ہے کہ جو سکالرشپس ہیں یا فارن ٹریننگ ہے یا جو بھی ہے ہائر ایجوکیشن میں، یہ مرکز نے اپنے ہاتھ میں لے لیا، یہ جو مجلس شوریٰ ہے، اس کے متعلق قانون سازی کر سکتی، مجلس شوریٰ قانون سازی کر سکے گی، صوبائی اسمبلی نہیں کر سکے گی لیکن "چیج" اس پر نہیں ہے، ان چھٹنے والوں کو پتہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں ہیں، جو 16 اور 17 آئٹمز ہیں، یہ فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ میں موجود ہیں لیکن جناب سپیکر، وہ اسی کو ہمانہ بنا کر سٹوڈنٹس کو اکسار ہے ہیں کہ جی آپ کا سکالرشپ ختم ہو جائے گا، آپ باہر ملکوں میں نہیں جا سکیں گے، ہائر ایجوکیشن ختم ہو جائے گا، ٹیکنیکل ٹریننگ سب کچھ ختم ہو جائے گا، اس لئے وہ اکسار ہے ہیں اور ان کی غرض دوسری ہے جناب سپیکر، ان کا مدعا جو ہے ہائر ایجوکیشن کا، اصلی غرض دوسری ہے، یہ نہیں کہ وہ ان چیزوں سے بے خبر ہیں، یہ نہیں کہ ان کو یہ پتہ نہیں ہے۔ یہ دو چیزیں 16 اور 17 آئٹمز فیڈرل لیجسلیٹیو، ان کا بنیادی مقصد پیسے کا ہے جناب سپیکر، ان کا بنیادی مقصد اختیارات کا ہے جناب سپیکر، ان کا مقصد ان یونیورسٹیز پر کنٹرول کا ہے جناب سپیکر، ان کا مقصد ان صوبوں کو اختیارات نہ دینے کا ہے جناب سپیکر۔ اب جناب سپیکر، اس حد تک تو Definitely اب فیڈرل گورنمنٹ، مجلس شوریٰ ایک ایک پاس کرے گی، جو دو چیزیں ہیں ان کیلئے وہ قانون سازی کرے گی، اس کے بعد پھر ہائر ایجوکیشن کمیشن کو Automatically ختم کیا جائے گا لیکن جناب سپیکر، جس طرح میں نے کہا کہ جب ہائر ایجوکیشن کمیشن نہیں تھا، سن 2000ء سے پہلے تو ہائر ایجوکیشن کمیشن نہیں تھا تو کیسے یہ یونیورسٹیاں چل رہی تھیں، کیسے یہ سسٹم چل رہا تھا، کیسے یہ نظام چل رہا تھا؟ یہ ہائر ایجوکیشن کمیشن تو جنرل مشرف نے 2000-01 میں بنایا ہے، اس سے پہلے تو یونیورسٹی گرانٹ کمیشن تھا، اس وقت تو یہ ہائر ایجوکیشن کمیشن نہیں تھا، اس وقت یونیورسٹی گرانٹ کمیشن تھا، چونکہ کنکرنٹ لسٹ اس وقت موجود تھی، اس لئے فیڈرل گورنمنٹ ان کو پیسے دے کر فنڈنگ کرتی تھی، یونیورسٹیز کی فنڈنگ کی جاتی تھی۔ اب جب یہ اختیارات صوبوں کو منتقل ہو رہے ہیں، اب جو یہ مالی اختیارات اور انتظامی اختیارات صوبوں کو منتقل ہو رہے ہیں، آپ جناب سپیکر، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے

چیسر مین ہیں، ہر ایک یونیورسٹی جب بنتی ہے تو یہ صوبائی اسمبلی اس کا ایکٹ پاس کرتی ہے، یہ صوبائی اسمبلی اس کی قانون سازی کرتی ہے لیکن جب آڈٹ کا پیرا آتا ہے تو اس وقت ہمیں کہا جاتا ہے کہ یہ پیسہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے ملتا ہے اس لئے یہاں پر آپ کی پی اے سی اس کی Cognizance نہیں دے سکتی اور جب فیڈرل والے پوچھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو صوبائی اسمبلی کے قانون کے تحت بنے ہوئے ہیں، تو یہ یونیورسٹیز تو صوبائی اسمبلی کے قانون کے تحت ہیں اس لئے فیڈرل گورنمنٹ کا اس کے ساتھ کوئی اختیار نہیں اور آج ایک سفید ہاتھی بن گیا ہے جناب سپیکر، آج یونیورسٹیز پر پراونشل گورنمنٹ کا کوئی اختیار نہیں، آج یونیورسٹیز میں پراونشل گورنمنٹ کوئی اپوائنٹمنٹ نہیں کر سکتی، آج پراونشل گورنمنٹ ان میں صرف اس حد تک کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہو جائے تو پراونشل گورنمنٹ کو آواز دی جاتی ہے لیکن اگر یونیورسٹیز میں جو بھی Irregularities ہوتی ہیں، یہ صوبائی اسمبلی بحث تو کر سکتی ہے، کوئی ایکشن نہیں لیا جاسکتا۔ اس 18th amendment کے بعد ہر ایک صوبے میں قائم جو یونیورسٹیز ہیں، ان کے متعلق صوبائی حکومت جو بھی مناسب سمجھتی ہے، وہ کارروائی کرے گی، اب ان کے جو لٹو پنچو تھے، ان کے اختیارات ختم ہو جائیں گے۔ آج جو وہ گریڈ 20 اور گریڈ 19 ڈائریکٹ اپوائنٹمنٹ خود کروا رہے ہیں، آج جو سارے اختیارات استعمال کر رہے ہیں، اس کے بعد جب یہ صوبے کا Subject آجائے گا اور جب ہائر ایجوکیشن کمیشن کی جگہ دوسرا کمیشن یا جو بھی ادارہ بنے گا، جو 16 اور 17 کو Cater کرے گا تو اس کے بعد ان کے اختیارات ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے جناب سپیکر، میں ویلکم کرتا ہوں ان لوگوں کو، میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں ان لوگوں کو، یہ صوبے کا حق تھا، ایجوکیشن اس صوبے کے عوام کا حق تھا اور 18th amendment کے بعد وہ حق اس صوبے کے عوام کو مل گیا۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، زہ ستا سو پہ و ساطت

عبدالاکبر خان نہ یو تپوس کومہ ----

جناب سپیکر: دے باندے کوئی کہ نہ؟ دا ایدمٹ دے۔

قائد حزب اختلاف: نہ جی، دے باندے ستا سو نہ یورائے اخلمہ چہ دا مسئلہ اوس

سپریم کورٹ کبنے دہ او Stay ہم دہ۔ آیا دا صوبائی اسمبلی پہ دے باندے

دے وخت دغہ کولے شی جی چہ Sub judge دہ او هلتنہ پہ سپریم کورٹ کبنے

دہ او مونبر دلتنہ پرے خبرے کوؤ؟ صرف زہ خیل، زہ د سپیکر صاحب وساطت باندے خیل معلومات کومہ خککہ چہ دے باندے بہ سبا مونبر ہم وینا کول غوارو چہ آیا دا بحث چہ دے، چہ سپریم کورٹ کنبے دے دا کیس نو پہ دے وخت باندے دلتنہ پہ دے باندے رائے ور کول، او ہغے تہ انتظار کول پکار دی۔
جناب عبدالاکر خان: جناب سپیکر، سپریم کورٹ نے اپنا فیصلہ دیا ہے۔ جناب سپیکر، جب تک ہائر ایجوکیشن کمیشن کے متبادل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Enactment والا، عبدالاکر خان کا مائیک آن کریں، ایک تو وہ Enactment والا اب انہوں نے جو دیا ہے۔

جناب عبدالاکر خان: نہیں سر، میں بتا دوں، انہوں نے جو Decision لیا ہے، بہت اچھا فیصلہ کیا ہے اور میرے خیال میں مرکزی حکومت بھی اس پر چل رہی ہے۔ جناب سپیکر، سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے، فیصلہ دیا ہے کہ جب تک ہائر ایجوکیشن کمیشن کے متبادل، 18th Amendment کے بعد جو حالات ہوئے ہیں، متبادل کوئی قانون سازی نہیں کرتی اس وقت تک ہائر ایجوکیشن کمیشن کا جوا ہے، وہ چلتا رہے گا تو وہ فیصلہ دے چکی ہے، اب یہ Sub judice نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بسم اللہ کریں جی۔

قائد حزب اختلاف: زما مطلب دا دے چہ آیا کہ چرتہ پہ دے باندے ہلتہ اوس، پکار خود او چہ مونبرہ دا دا انتظامات کری دی کہ ہغہ نہ وی شوے چہ تر خو پورے د سپریم کورٹ پہ فیصلہ باندے عمل نہ وی شوے، پہ دے باندے بحث کیدے شی۔ ایڈوکیٹ جنرل صاحب ناست دے، زما خیال دے کہ ہغہ لرد دے وضاحت او کری۔

جناب سپیکر: دا دغہ پرے راغلے دے جی، تاسو پرے بحث کولے شی جی۔ پہ دے باندے فیصلہ راغلے دے، تاسو پرے خبرہ کولے شی۔ جی میاں صاحب، میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، اردو میں بولیں تو میں اس کو Appreciate کرتا ہوں اور حقیقی صورت حال بھی یہی ہے، سپریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا ہے وہ ہمارے حق ہی میں دیا ہے۔

لوگ ویسے کنفیوز ہو رہے ہیں، انہوں نے یہی کہا ہے کہ متبادل انتظام ہو تو یہ کام آپ جاری رکھیں، جب تک متبادل انتظام نہیں ہے تو پرانے سسٹم پر چلتا رہے گا۔ اس کیلئے مرکزی حکومت نے فنڈز بھی ریلیز کر دیئے ہیں اور اسی طریقے سے وہ اپنا کام کر بھی رہے ہیں، لہذا میں اپنے طور پر یہ بات آپ لوگوں سے شیئر ضرور کرونگا کہ یہ رضار بانی صاحب چونکہ وہاں پر کمیٹی کو چیز کرتے ہیں اور ان کو آڑے ہاتھوں لیا گیا، جو 18th Amendment کے مخالفین ہیں وہ کسی نہ کسی بات کا منگڑ بنا کر اس کے راستے میں رکاوٹ بنانا چاہتے ہیں اور اسی بات کو انہوں نے لیکر ایسا ہوا کھڑا کر دیا کہ ایجوکیشن تباہ ہو رہی ہے، حالات تباہ ہو رہے ہیں، ملک تباہ ہو رہا ہے، عجیب سی بات ہے کہ پراونشل اتانومی مل رہی ہے تو ملک تباہ ہو رہا ہے؟ آئین میں ایک ترمیم ہوئی ہے اور ایک سرکاری ملازم اٹھ کر، کھڑا ہو کر 18th Amendment کے خلاف بولے تو اس سے ملک تباہ ہوتا ہے، اس سے ملک تباہ ہوتا ہے کہ ہم اس پر عمل کر رہے ہیں۔ اب جو 18th Amendment ہو چکی ہے، یہ آئین کا حصہ بن چکی ہے، جو لوگ اس کے خلاف بولے ہیں وہ غیر آئینی طریقے سے بولے ہیں۔ (تالیاں) ہم نے جو بولا ہے وہ آئین کے مطابق بولا ہے، آج بھی جو ہم کچھ بول رہے ہیں، چونکہ اینڈ منٹ ہو چکی ہے اور اس پر مرکز میں انہوں نے جو طریقہ کار اپنایا ہے، بالکل درست اپنایا ہے، اس چیز کے حوالے سے میں یہ بات ضرور کہتا چلوں کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، تنخواہوں کا کچھ اندازہ بھی شاید ان لوگوں کو نہیں ہے کہ کتنی تنخواہیں مل رہی ہیں؟ اب چونکہ ان کو یہ پتہ چل گیا ہے کہ اب آڈٹ کے زمرے میں ہم آسکتے ہیں، اب ہم سے پوچھا جاسکتا ہے کہ اربوں پیسے آئے تو کہاں گئے؟ ان کے ذریعے جو لوگ بھی ملک سے باہر گئے، وہ لوٹ کے واپس نہیں آئے۔ ایک بندے پر ملک کا اربوں روپے خرچ ہوتا ہے، کوئی بھی تو گارنٹی ہو کہ ملک اس کو فارن میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع دیتا ہے، وہ واپس آتا نہیں ہے۔ یہ وہ ایجنسی ہے کہ لوگوں کو باہر بھیجتی ہے یا وہ ہے کہ جو لوگوں کو تعلیم دے؟ لہذا اس کو صحیح راستے پر ڈالنے کیلئے کہ جو ملک کے مفاد میں ہو، لہذا وہاں پر Standard of Higher Education کیلئے جس طرح کے ہمارا جو یونیورسٹی گرانٹ کمیشن تھا، اس طرز پر وہاں پر ایک ادارہ بنے گا جو کہ آئین کی ضرورت ہے، آئین کی ضرورت کے تحت ہم وہاں پر ایک ادارہ بنائیں گے اور اس ادارے کے تحت پھر صوبے کی سطح پر ایک ضرورت ہے، چونکہ صوبے کو جب وہ فنڈز فراہم کریں گے تو صوبے کو اس وقت تک فنڈز فراہم نہیں کیے جاسکتے جب تک ہمارے پاس Autonomous body نہ ہو، لہذا یہاں پر ہم نے اس کیلئے انتظامات بھی کر رکھے ہیں، یہاں پر کمیٹی بھی بنائی گئی ہے اور اس میں ہم نے

وائس چانسلروں کو بھی لیا ہے، پروفیسروں کو بھی لیا ہے لیکن میں ایک خوشی کی بات آپ تمام ساتھیوں کو سناؤں کہ ہمارے صوبے میں اب اختلاف نہیں ہے، ہمارے وائس چانسلروں نے جو شیڈ لیا تھا، ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے سب کو بلایا، ہم نے آپس میں مل بیٹھ کر ایک طریقہ کار اپنایا، شاید سارے پاکستان میں کسی بھی صوبے میں ابھی تک کسی طریقہ کار کیلئے انہوں نے اقدامات نہیں اٹھائے، ہمارے صوبے نے اٹھائے ہیں۔ کل ہی میریٹ ہوٹل میں ان کا ایک اجلاس تھا، اسی میں ہمارے صوبے کو Appreciate کیا گیا۔ انہوں نے کہا یہ عملی اقدامات اٹھا رہے ہیں، لہذا ہم نے یہاں پر ہائر ایجوکیشن کی پراونشل سطح پر ایک Autonomous body بنائیں گے، اس کیلئے ہم نے کمیٹی بنائی ہے، ہم پوری طور پر تیار ہیں اور ہم یہ بات کہنا چاہتے ہیں اور تمام ساتھیوں کو بھی سنانا چاہتے ہیں کہ اس سے ایجوکیشن میں مضبوطی آئے گی، ایجوکیشن پر موٹ ہوگی۔ کسی بھی طور پر، جو باہر تعلیم کرتے ہیں، نہ اس کے راستے میں رکاوٹ ہے اور نہ یونیورسٹیوں کی ترقی میں رکاوٹ ہے، نہ سکالرشپ میں رکاوٹ ہے، اگر رکاوٹ ہے تو ان لوگوں کی مراعات میں ہے جو کہ خود خزانے پر بیٹھ کر لوٹ رہے ہیں اور فارن سے بھی پیسہ آ رہا ہے، ملک سے بھی پیسہ آ رہا ہے، کوئی ان سے حساب کتاب کرنے والا نہیں تھا، لہذا آج حساب کتاب کا وقت آچکا ہے، آج پاکستان میں 18th Amendment کی صورت میں ایک خاموش انقلاب آچکا ہے۔ اب یہاں پر پاکستان میں چوری چکاری کا جو طریقہ کار ہے، وہ بند ہوگا، یہاں پر انصاف کے تقاضے پورے ہونگے، لہذا 18th Amendment کو سپورٹ کیا جائے۔ چند افراد جو بیچ میں رکاوٹ بن رہے ہیں، ان کو ہٹانا چاہیے، ہم سب سپریم کورٹ کے مشکور ہیں کہ انہوں نے جو گائیڈ لائن دیا، انہوں نے پارلیمنٹ کا فیصلہ منظور کیا ہے، انہوں نے ہماری کمیٹی کا فیصلہ منظور کیا ہے، انہوں نے یہی کہا ہے کہ 18th Amendment کی روشنی میں جو باڈی بنانی ہے، وہ باڈی بنائی جائے، لہذا ہم سپریم کورٹ کے اس فیصلے کو Appreciate کرتے ہیں اور ہم اس کمیٹی کو پورا کریں گے کہ جلد از جلد ایک باڈی بنائی جائے اور ہائر ایجوکیشن کمیشن جو مرکز میں ہے اس کو Devolve کیا جائے اور صوبوں کو منتقل کیا جائے۔ ہم اس کو Appreciate بھی کرتے ہیں، حکومتی سطح پر ہم نے تیاری بھی کر رکھی ہے۔ ہم عبدالاکبر صاحب کی تحریک التواء کے مشکور بھی ہیں اور میں ساری اسمبلی سے یہی درخواست کروں گا کہ جس طرح ہمارے وائس چانسلروں نے ملکر وزیر اعلیٰ کی آواز میں آواز ملانی ہے اور صوبائی خود مختاری کیلئے انہوں نے ہمارا ساتھ دیا ہے، ہماری کمیٹی کی ممبر شپ انہوں نے قبول کی ہے، میں صوبے کے وائس چانسلروں کے اس جذبے کو سلام پیش کرتا ہوں، میں پروفیسروں کے

اس جذبے کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے 18th Amendment کو سپورٹ کیا، صوبائی خود مختاری کو سپورٹ کیا، لہذا خیبر پختونخوا میں کوئی بھی اختلاف نہیں ہے اور یہ 18th Amendment ہو کر رہے گی اور اسی پر عمل ہو کر رہے گا اور ہم رضار بانی صاحب کے ساتھ ہیں، ہم مرکزی حکومت کے ساتھ ہیں، صوبائی خود مختاری کے ساتھ ہیں اور ہماری صوبے کے تمام ممبران سے درخواست ہے کہ اس مسئلے پر ہمیں بھرپور سپورٹ کیا جائے۔ بڑی مہربانی، شکریہ جی۔

جناب سپیکر: شکریہ میاں صاحب۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، پبلیز۔

مفتی کفایت اللہ: ما خو جی خبرہ نہ کولہ خو میاں صاحب ڍیر د روانی سرہ خبرہ او کردہ۔ ما وئیل زہ ہم لبر، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر، جو موضوع زیر بحث ہے، وہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ تھوڑی سے کنفیوژن ہے، کوئی آدمی اٹھارہویں آئینی ترمیم کا مخالف نہیں ہے، یہ آئین انسانوں کا بنایا ہوا آئین ہے، اس میں غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ آپ کو نہیں معلوم کہ اٹھارہ کے فوراً بعد انیسویں آئینی ترمیم آئے گی اور انیسویں آئینی ترمیم میں ان تمام غلطیوں کا ازالہ کیا گیا۔ یہ ہائر ایجوکیشن کے حوالے سے کہا جا رہا ہے کہ جب وہ آئے گی تو پراونشل اتانومی بڑھ جائے گی۔ میں تو یہ نہیں سمجھتا کہ پراونشل اتانومی کے تمام کا تمام تعلق اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ہو گیا، ایسا نہیں ہے، آپ ہمت کریں، شیر بنیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ صوبائی اختیارات لیں، استعمال کریں، انصاف کے ساتھ استعمال کریں، قوم ہم سب کو Judge کر رہی ہے۔ جہاں تک صوبے کے حقوق کی بات کی ہوگی تو ہم اس کا ساتھ دیں گے، اس میں کوئی بات نہیں، ایک قدم پیچھے نہیں ایک قدم آگے بڑھیں گے اور اس کا نقد فائدہ حکومت کو ہوگا۔ ہمیں تو مستقبل کی حکومت، پتہ نہیں ہمیں موقع ملتا ہے یا نہیں ملتا لیکن ان کو نقد فائدہ ہم دیں گے لیکن خدا کیلئے ان باتوں میں تعلیم کو ذبح نہ کیا جائے۔ ہائر ایجوکیشن، یہ ایک سٹینڈرڈ ہے اور اس سٹینڈرڈ کو مزید بڑھانے کیلئے آپ کو نہیں اندازہ بین الاقوامی طور پر پاکستان کی ہماری ایک یونیورسٹی اڑسٹھ نمبر پر آتی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ سٹڑسٹھ یونیورسٹیاں ہم سے آگے ہیں اور ہم اس کی معیار کو نہیں پہنچے۔ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ یہاں نقل کار جتان زیادہ ہے، کیا آپ کو نہیں معلوم کہ یہاں پراگر ہمارا اختیار ہوگا تو خدا نخواستہ اس کے اندر کوئی اپنا اور پرایا نہیں ہوگا؟ آج ہم خیبر بینک کی بات کر رہے تھے اور ہم بہت زیادہ حیران تھے کہ جہاں جہاں ہمیں اختیار ملا ہے، اس اختیار کا ٹھیک استعمال تو نہیں ہوا۔ ہائر ایجوکیشن کی معیار کو بڑھانے کیلئے، ہائر ایجوکیشن کی معیار کو بڑھانے کیلئے صوبہ خیبر پختونخوا کے اندر Talent کو میں مانتا ہوں لیکن یہ

کیا قباحت ہے کہ اگر پڑھانے والا استاد کراچی سے آجائے اور اس میں کام کرنے والا استاد حیدرآباد سے آجائے اور زیادہ کوالیفائڈ آدمی آجائے، جب آپ اس کو Circulate کریں گے اور جب اس کو آپ محدود کریں گے تو معاف کیجئے باہر کا استاد آپ کے پاس نہیں آئے گا۔ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعلیمی معیار بہتر ہو جائے گا، مجھے وہ اعداد و شمار بتائے جائیں کہ تعلیمی معیار کس طرح بہتر ہوتا ہے؟ آپ معاف کیجئے ہم اتنے مذہب نہیں ہیں کہ ہم یونیورسٹیوں کو یونیورسٹی کے طریقے پر چلنے دیں، ہم تو اپنا اختیار مانگتے ہیں اور اختیار کے بعد پھر اس کو ہم بغل بچہ نہیں بناتے۔ کیا ہمیں اپنے سابقہ تمام حالات کا اندازہ نہیں ہے؟ اگر اٹھارہویں آئینی ترمیم میں یہ اختیار صوبے کو منتقل ہو گیا ہے، Well and good، یہ اچھی بات ہے لیکن اگر اس کے ایک ڈھانچے کو معیار کو برقرار رکھنے کیلئے اور تمام صوبوں میں معیار کی یکسانیت کیلئے اور اعلیٰ تعلیم کے فروغ کیلئے اگر ایک ڈھانچے کو مرکز میں رکھ لیا جائے اور اس کیلئے بھی آئینی ترمیم کی جائے تو پھر یہ کونسی بات ہوئی کہ آپ کی بات آئین کے مطابق اور ہماری بات آئین کے مطابق نہیں ہے؟ جناب سپیکر، ہمیں تو تعلیم سے محبت کرنی چاہیے، ہمیں اس بچے سے محبت کرنی چاہیے جو بچہ آکر پڑھتا ہے، معاف کیجئے یونیورسٹی میں وائس چانسلر وی آئی پی نہیں ہے، وہاں کا Dean وی آئی پی نہیں ہے، گورنر وی آئی پی نہیں ہے، وہاں کا کوئی اور پروفیسر وی آئی پی نہیں ہے، وی آئی پی تو وہ بچہ غریب بچہ جو پڑھنے کیلئے آتا ہے، اس کے مستقبل کا کیا ہوگا؟ اس کا تو کوئی نہیں سوچ رہا، اس پر سوچنے کیلئے یہ کوئی بات نہیں کہ اب ہم آئین کے خلاف بول رہے ہیں۔ ہم ایک قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں، اس پوزیشن میں قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں کہ مرکز سے کہیں کہ جہاں اٹھارہویں آئینی ترمیم میں مزید کمزوریاں رہ گئی ہیں، اس میں ہائر ایجوکیشن کیلئے بھی کوئی ایسا راستہ اختیار کیا جائے کہ ہمارا معیار نہ گر جائے۔ آپ پچھلے دور پہ دیکھیں کہ ہمارے پاس کتنی یونیورسٹیاں ہیں، اس میں کتنا اضافہ ہوتا ہے۔ پنجاب میں کتنی یونیورسٹیاں ہیں، سندھ کے اندر کتنی یونیورسٹیاں ہیں؟ اگر ہماری یونیورسٹیاں اس قابل تھیں، پھر آغا خان فاونڈیشن کو کیوں منگوا یا گیا اور اس کے ذریعے تعلیم کو اس کی ترقی کا ذریعہ کیوں بتایا گیا؟ جناب سپیکر، ہمیں اس پر خوش نہیں ہونا چاہیے کہ اختیار مجھے مل جائے گا، وائس چانسلر میں تبدیل کروں گا، پروفیسر وہاں میں لگا لوں گا، میرے کہنے پر Dean لگ جائے گا۔ یہ میرے ذاتی اغراض و مقاصد ہیں اور یہ میرے عارضی اغراض و مقاصد ہیں، مکمل اغراض کیلئے، بڑے فائدے کیلئے چھوٹے فائدوں کو قربان کیا جاتا ہے اور آج میرے خیال میں یہ موقع آ گیا ہے کہ ہم سنجیدگی سے اس کا نوٹس لیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ہائر ایجوکیشن کا ایک شعبہ

خیبر پختونخواہ کے اندر ہوگا، ہائر ایجوکیشن کا ایک شعبہ بلوچستان میں ہوگا، اس کا ایک شعبہ پنجاب اور سندھ میں ہوگا، ان کے درمیان یکسانیت کیسی ہوگی؟ ایک ہی ملک کا ایک بچہ بہت اچھی طرح کو ایفائنڈ ہوگا اور اسی ملک کا دوسری یونیورسٹی سے فارغ بچہ وہ اچھی طرح کو ایفائنڈ نہیں ہوگا۔ آج بھی میں کہتا ہوں آپ اپنے پی ایچ ڈی کے ریکارڈ کو دیکھیں، آج میں یہ دیکھتا ہوں کہ آپ کے اتنے سالوں میں کتنی یونیورسٹیوں نے کتنے پی ایچ ڈی تیار کیے ہیں اور آپ کے مقابلے میں فیڈرل میں کتنے ہیں، پنجاب میں کتنے ہیں؟ جب آپ اعداد و شمار کا توازن، تقابل کریں گے تو آپ کو احساس ہو جائے گا کہ ہم اس مد کے اندر بہت پیچھے ہیں۔ ہم نے ایجوکیشن کی گاڑی کو پیچھے نہیں کرنا، اس کو آگے کرنا ہے۔ کوئی وہ تجویز جو میری مخالف ہے، کوئی وہ تجویز جو مجھے میٹھی نہیں لگتی، کوئی وہ تجویز جو میرے مناسب نہیں ہے، مجھے اس تجویز کا سامنا کرنا ہوگا، اسے قبول کرنا ہوگا جو میرے بچے کی تعلیم کیلئے آگئی، اس کے مستقبل کیلئے مناسب ہے۔ میرا بچہ میرا مستقبل ہے، قوم جب نقل نہیں کرتی، عقل سے کام لیتی ہے، تعلیم یافتہ ہوتی ہے، وہ باوقار قوم بن جاتی ہے، مضبوط قوم بن جاتی ہے اور جب قوم کے اندر Talent نہیں ہوتی تو جناب سپیکر، مجھے معاف کیجئے وہ دیگر قوموں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ آج تو ہم کسی کو دیکھ کر اپنی ترجیحات کو تبدیل کر لیتے ہیں، اپنی ترجیحات بھی ان سے پوچھتے ہیں، میرا خیال ہے یہ تمام اس بات کی دلیل ہے کہ ہم نے Talent کو کبھی بھی توجہ نہیں دی، فوکس نہیں کیا۔ میری پہلی ترجیح تعلیم ہے، میری دوسری ترجیح تعلیم ہے اور میری تیسری ترجیح تعلیم ہے۔ معاف کیجئے تعلیم پر کسی قسم کا Compromise نہیں ہو سکتا، لہذا برائے مہربانی اس کو اکثریت کے بلڈوزر سے بلڈوزر نہ کیا جائے۔ برائے مہربانی اس مسئلے کو مزید گنجلک نہ کیا جائے، اس کو پیچیدہ نہ کیا جائے۔ اس کو خیبر پختونخواہ کی متفقہ آواز بنانے کیلئے اس کے اندر ہمارے Recommendation کا بھی خیال رکھا جائے اور اگر انشاء اللہ ہماری Recommendation کا خیال رکھا جائے گا تو نقصان نہیں ہوگا، فائدہ ہو جائے گا۔ جناب سپیکر، آپ نے مجھے ایک موقع دیا، میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، رات کے بارہ بجے کے بعد کی تھی۔

جناب سپیکر: ہس جی؟

جناب عبدالاکبر خان: ہفایت صاحب نے کہارات کو بارہ بجے کے بعد کی تھی۔

جناب سپیکر: (ہنسی) جی انور خان صاحب، محمد انور خان صاحب۔

محترمہ زرقانی بی: سپیکر صاحب، ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، اپنے نمبر پہ، آپ تو ابھی اٹھی ہیں، وہ دو گھنٹے سے چٹ بھیج رہا ہے۔ ایک طریقہ ہوتا ہے نا، پہلے سے چھوٹا سا سہلپ بھیجا کریں۔ جی، انور خان صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈووکیٹ: ڈیرہ مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ مفتی کفایت اللہ صاحب خبرہ کولہ جی، زہ خو حیران پہ دے یمہ جی چہ د ملک پہ تاریخ کنبے کہ یو غل یو ڈیر زیات بنہ کار شوے دے نو ہغہ اٹہارہوین ترمیم وو او پہ ہغہ اٹہارہوین ترمیم کنبے چہ کوم کسان نن د دے مخالفت کوی، ہغہ تول کسان پہ دغہ وخت کنبے پہ دے میتنکز کنبے ناست وو او دا د ملک د تاریخ یو حصہ دہ او دا یو حقیقت دے چہ د دے د پارہ جی Ninety seven دی کہ خو اجلاسونہ شوی دی او د مفتی صاحب پارٹی باقاعدہ پہ دغہ ترمیمونو کنبے ناستہ دہ۔ دے یو یو پوائنٹ تہ دستخط شوے دے، باقاعدہ پہ دے باندے میتنکر شوے دی او دا حق ئے د صوبو تسلیم کرے دے۔ نن جی کہ شوک دا خبرہ کوی چہ صوبے بہ دا ایجوکیشن اونہ چلوی، زما پہ خیال دا خودا خبرہ دہ چہ زمونر د قوم توہین دے، دا زمونر د دے صوبے توہین دے۔ پہ پبنتنو کنبے چہ کوم Talent دے جی، زہ دا پہ دعویٰ سرہ وایمہ چہ د تولو قومونو نہ زیات Talent د دے صوبہ سرحد د پبنتنو سرہ دے، خیبر پختونخوا پہ پبنتنو کنبے دے او کہ دا یو بنہ کار شوے دے، پہ تاریخ کنبے یو بنہ کار شوے دے، د ہغے مخالفت نن ہغہ خلق کوی، نن دا خبرہ چہ تولو لہ خومرہ سکالر شپس راغلی دی، اوس بہ دا خبرہ پاکیری چہ پہ دیکنبے خیبر پختونخوا تہ شو سکالر شپس ملاؤ شوی دی، نور و تہ خومرہ د بھر نہ فنڈنگ شوے دے؟ دا خبرہ بہ پوائنٹ آؤت کیری چہ یرہ خیبر پختونخوا تہ پکنبے خومرہ فنڈ ملاؤ شوے دے؟ مونر کہ دلته خومرہ بھر تہ خلق پہ دغہ باندے تلی دی، شوک شوک تلی دی، چا فیصلے کری دی، صرف دا خبرہ دہ چا چہ شور مچاؤ کرے دے، خنگہ چہ میاں صاحب وئیل باقاعدہ زمونر یونیورسٹی جی، زمونر وائس چانسلران پہ دے خبرہ متفق دی او مونرہ پہ دعویٰ سرہ دا خبرہ کوؤ چہ پہ پبنتنو کنبے کوم Talent دے، دا پہ چا کنبے نشتہ دے او انشاء اللہ و تعالیٰ جی، دا د استبلشمنٹ یو پروپیگنڈا دہ او د دے نہ مخکنبے

مشرقی پاکستان کبنے چہ کومہ سانحہ راغلیے وہ، دغہ شان خبرے بہ کیدے چہ کہ مشرقی پاکستان، دا کار شی نو دوئی دا کار نہ شی کولے، هغوی تہ بہ خپل حقوق نہ ملاویدل۔ تھیک تھاک جی یو زبردستہ فیصلہ شوے دہ پراونشل اتانومی ملاؤ شوے دہ۔ زمونر دا موجودہ خومرہ سیاسی قیادت پہ دیکبنے شامل دے، پہ هغے کبنے تھیک تھاک جے یو آئی والا ہم شامل دی جی، هغوی پہ دیکبنے کبنیناستلی دی او دوئی یو بنہ کار کرے دے۔ اوس پہ دے بنہ کار باندے دوئی بیرتہ پبنیمانہ دی نو زما خو دا خبرہ د سمجھ نہ بالا تر دہ۔ مفتی صاحب! داسے خہ خبرہ نشته، تاسو پہ دیکبنے شامل وئی او کہ دا کار بنہ نہ و نو تاسو هغہ وخت کبنے خہ لہ منلے دے؟ تاسو پہ دے ترمیم کبنے باقاعدہ پہ میتنگز کبنے کبنیناستلی یئی، د دے ترمیم برخہ یئی نو زما خیال دا دے جی، دا یو بنہ کار شوے دے او پہ دے باندے مونر باقاعدہ ستیند ہم اغستے دے، مونر پہ هر فورم باندے دا خبرہ کوؤ چہ تعلیم زمونر حق دے او د پبنتنو بچی بہ خہ قسم تعلیم کوی، هغے باندے د پبنتنو مشران پوهیری۔ تاسو او گورئی جی، خومرہ قابلان خلق چہ دے دا خوتاریخ گواہ دے، زمونر د خیبر پختونخوا خلق پہ آرمی کہ گورئی پہ Politicians کبنے گورئی، پہ پبلک سروس کمیشن کبنے گورئی، مونر هر یو خائے کبنے پوزیشن اغستے دے، زمونر Talent شته دے، مونر پہ دے باندے فخر کوؤ او انشاء اللہ و تعالیٰ مونر بہ دا ثابت کوؤ چہ مونر بہ دا ایجوکیشن د پیار تمننت د مخکبنے نہ دیر زیات بنہ چلوؤ۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: شکر یہ۔ نماز کا وقت قضا ہو رہا ہے، آپ سے، ہاؤس سے ایک بات پوچھنی ہے کہ اس پر ڈسکشن، اس پر ڈسکشن اگر آپ پورا کرنا چاہتے ہیں تو کل کیلئے اس کو رکھ لیں تو بہتر ہوگا۔
آوازیں جی، کل کیلئے رکھ لیں۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 am of tomorrow morning.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 19 اپریل 2011 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)